UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224670

UNIVERSAL
LIBRARY

مقرعۃ العملہ

یا

عدالتون کے اہلکارون اور وکیلون اور مفصلات کے ادنیٰ اور اعلیٰ درجون کے عہدہ دارون
بلکہ گورنمنٹ ہند کے تمام ملازمون اور متعلقون کے واسطے بامحاورہ اور صاف اردو لکھنے کی تنبیہ

نواب معلی القاب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر ممالک پنجاب وغیرہ کے ارشاد
اور اُس انجمن کی تجویز سے جو افسران فوج کی امتحانی کتابون پر نظر ثانی کرنے کو
مقرر ہوئی مسٹر پی ایچ ٹرکنز صاحب بہادر سکرٹری انجمن مذکور و متعلق سررشتہ سول نے
مولوی ضیاء الدینخان پروفسر عربی دہلی کالج کی امداد سے یہہ کتاب تصنیف کی

مقرعة العملہ

یا

عدالتون کے اہلکارون اور وکیلون اور مفصلات کے ادنی اور اعلی درجون کے عہدہ دارون
بلکہ گورنمنٹ ہند کے تمام ملازمون اور متعلقون کے واسطے بامحاورہ اور صاف اُردو لکھنے کی تنبیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

خاص و عام کو معلوم ہی کہ پہلے زمانے مین سرکار شاہی اَور تمام صُوبون مین جو دار الخلافت دہلی سے متعلق تھے یہہ دستور تھا کہ سرکاری کاغذ فارسی زبان مین لکھے جاتے تھے بلکہ ہندوستانی ریاستون مین ابتک یہی رسم جاری ہی مگر سرکار انگریزی کو یہہ بات منظور ہُوئی کہ جہان تک ہوسکے کچہری کی ساری تقریر اور تحریر عام فہم اور خاص پسند زبان مین ہُوا کرے اِس مطلب کے واسطے ۱۸۳۷ء مین دار الامارت کلکتے سے حکم ہُوا کہ آیندہ فارسی زبان چھوڑ دی جائے اور سب محکمون کی بول چال اُردو زبان مین ہُوا کرے سرکاری مُلازمون کو حکم کا ماننا ضرور تھا اُنہون نے فارسی فعلون کو تو چھوڑ دیا مگر اکثر فارسی اسمون اَور

حرفون بلکہ اسماے اعداد اور حروف عاطفہ اور اور بہت سے کلمون کو اپنی گفتگو مین شامل رکھا اور اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اکثر لوگون کو کچہری کی زبان جیسے پہلے مشکل تھی ویسی ہی رہی کیونکہ گنوار آدمی یا ناخواندہ مرد یا عورت کو کیا معلوم ہوتا ہی کہ اشیاے مسروقہ اور زمین محاذی فلان مکان اور محیط* بدیوار منہدمہ سے کیا مطلب ہی

اِس نظر سے اُس کمیٹی مین جو نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کے حکم سے ۱۸۶۴ء مین مقرر ہوئی تھی اِس امر کی بحث ہوئی کہ یہہ عیب کیونکر دفع کیا جائے اور کس طور سے سرکار اپنی اصلی مراد کو پہنچے آخر یہہ تجویز قرار پائی کہ ایک ایسا رسالہ تالیف ہونا چاہیے جس مین ہر قسم کے سرکاری کاغذ کا ایک ایک نمونہ لکھا جائے اور جسکی عبارت ایسی صاف ہو کہ ہر خاص و عام اُسے سمجھکر حظ اُٹھائے چنانچہ یہہ رسالہ جسکا نام مفرحۃ القلوب قرار پایا ہی اُسی تجویز کے موافق تصنیف ہوا اور اسکی عبارت کو مولوی ضیاء الدین خان پروفسر عربی دہلی کالج نے

* عام فہم ہونے کے علاوہ قاعدے کے موافق بھی یہان اسم فاعل کا صیغہ نہ لانا چاہیے تھا بلکہ محیط کی جگہہ اسم مفعول یعنی لفظ محاط کا اطلاق مناسب تھا۔

درست کیا اور اب گورنمنت ہند کی منظوری سے جاری ہوتا ہی تاکہ آیندہ کچہری کے تمام کاغذ اسی طرز سے لکھے جایا کرین

اِس رسالے مین یہہ کاغذ ہین

فوجداری

پولیس کے ڈپٹی انسپکٹر کی دو کیفیتین	افسر پولیس کے دو حکم
دو اظہار	ایک عرضی

کلکٹری

مالگذاری کی معافی کی ایک درخواست	سرحد کے جھگڑے مین تحصیلدار کی ایک کیفیت

دیوانی

ایک قبالہ	اُسی قبالے کی رجسٹری اور گواہون کے حلیے
ایک مقدمے کا فیصلہ	ایک عرضی

مُتفرّقات

پنجاب گزٹ مُورّخہ ۴ مارچ سنہ ۱۸۶۷ع کے	ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۶۷ع کا ترجمہ

ضمیمے کا ترجمہ

گورنر جنرل صاحب بہادر کے اشتہار	گورنر جنرل صاحب بہادر کے اشتہار
مورخہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۶۰ع کا ترجمہ	مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۱۸۶۳ع کا ترجمہ

اگرچہ ان کاغذون پر نظر کرنے سے عدالت کے اہلکارون اور اور لوگون کو بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ اردو زبان فصاحت و بلاغت کے ساتھ کس طرز پر لکھی جاتی ہی اور انمین سے جو لوگ فہیم اور تیز طبع ہین وہ بہت جلد اَلعاقِل تکفِیہ الاِشارۃُ پر عمل کرکے اپنی تحریر کا ڈھنگ سنبھال لین گے مگر پھر بھی اس خیال سے کہ اس رسالے کی کچھ کیفیت اُن کاغذون کے دیکھنے سے پہلے ہی معلوم ہو جائے دیباچے مین کئی باتین لکھی جاتی ہین جنکے ذریعے سے علمے اور اس رسالے کی زبان مین فرق ظاہر ہو

اوّل اِضافت فارسی اور اُردو کے قاعدہ دانون پر واضح ہی کہ فارسی کی ترکیبِ اِضافی مین ہمیشہ مضاف پہلے ہوتا ہی اور مُضاف اِلیہ پیچھے اور اُردو مین اسکے خلاف اِستعمال ہوتا ہی مگر اس صورت مین **کا یا کے یا کی** جو اضافت کی علامتین ہین مُضاف اور مضاف اِلیہ کے بیچ مین بولی جاتی ہین اور ضمیرون مین کچھ تبدّل ہو جاتا ہی مثلاً فارسی مین **دیوار خانہ**

اور اسپ **تو** بولتے ہین اور اردو مین **گھر کی دیوار** اور **تیرا گھوڑا**
کہتے ہین کچہری کے کاغذون مین اکثر ترکیب اضافی اور مضاف اور
مضاف الیہ کی تقدیم و تاخیر کا کچھ لحاظ نہین کیا جاتا ہی اور اس رسالے
مین جہان تک ہو سکا اردو کے قاعدے کے موافق اضافتین لکھی گئی
ہین اور بعض مقامون مین صرف اختصار یا حسن عبارت کے لحاظ سے
فارسی کی ترکیب اضافی کا استعمال کیا گیا ہی علاوہ اسکے اکثر دیکھا
جاتا ہی کہ بہت سے لوگ اضافت ناجائز اپنی تقریر اور تحریر مین جائز
رکھتے ہین شلاً **ڈھنگ تحریر** اور **درانتی چھپر بند** اور
چھری قصّاب اور **پاکھہ چھپر** اور اور اسی قسم کے بہت
سے الفاظ صحیح جانتے ہین حالانکہ فارسی کے طور پر ہندی لفظ کی اضافت
کسی لفظ کی طرف بلاضرورت صحیح نہین ہی اس رسالے مین اس قسم کا
کوئی لفظ نہین لکھا گیا

دوسرے اکثر کچہری والے الف لام عربی کا استعمال
ہندی اور فارسی بلکہ انگریزی لفظون پر بھی کرتے ہین اور اس قسم کے
معرّف باللام لفظون کی طرف لفظ **عند** کی اضافت جائز رکھتے ہین

مثلاً عند الپڑتال اور عند الپیمایش اور عند الدرپیشی اور

عند الروبکاری اور عند الاپیل اور عند الڈگری اور

اور اسی طرح کے لفظ انکی تقریر اور تحریر مین اکثر پائے جاتے ہین بلکہ ایک

مہربان کی تحریر مین مہربان اور قدردان کی رعایت سے سلّمہ البھگوان

لکھا ہوا تھا اس قسم کے الفاظ تو دوسرے کی زبان سے بھی کانون کو

بُرے معلوم ہوتے ہین اس رسالے مین لکھنے کا تو کیا ذکر ہی

تیسرے کچہری مین فارسی اور اور زبانون کے

اسمون پر عربی کے حرف نفی کا بھی استعمال کیا جاتا ہی مثلاً بجائے

ناچار کے **لاچار** لکھا جاتا ہی اور اسی طرح سے اکثر لوگ **لاجنبش**

اور **لاپروا** وغیرہ بھی صحیح جانتے ہین اس رسالے مین ایسے لفظ

ترک کیے گئے

چوتھے جمع ناجائز یعنی عربی کے قاعدے سے

جو کچہری کے لوگ اور زبان کے لفظون کی جمع بنا لیتے ہین مثلاً **نوازش**

کی جمع **نوازشات** اور ہنڈی کی **ہنڈیات** اور کھنڈر کی

کھنڈرات اور ڈگری کی **ڈگریات** اور پرمٹ کی **پرامٹ**

اور پلٹن کی پلاٹن ایسے صیغے بھی اِس رسالے مین مندرج نہین ہین بلکہ اکثر اُردو کے قاعدے کے موافق جمع کا استعمال کیا گیا ہی اور دکانین اور وجوہاتین اور کواغذات اور لکھوکھا اور اور اِسی قسم کے الفاظ جو جمع کے ناجائز سلسلے یا غیر مناسب قاعدے سے بنے ہین بالکل چھوڑ دیے گئے

پانچوین بہتیرے غلط الفاظ ایسے ہین جنہین عوام اور عدالت کے اہلکارون نے ناجائز اشتقاق کا عمل کیا ہی اور وہ اُنکو اپنی گفتگو مین بولتے ہین بلکہ اپنے اعتقاد مین صحیح جانتے ہین مثلاً مَغنوتہ اور مَغروتہ کہ اِن دونو لغتون مین عنایت اور غارت کی تے کو مادے کا حرفِ اصلی جانکر عربی کے مفعول بنانے کا قاعدہ جاری کیا ہی اور عجب نہین ہی کہ اگر اُنسے اِن لغتون کے صحیح ہونے کی دلیل دریافت کی جائے تو اُسکے جواب مین لفظ لُغت کا بھی غلط مفعول بناکر بولین اور کہین صاحب یہہ لُغت ہمیشہ سے مَلغوت ہین بعض اہلکارون نے لفظ تہِیّا سے مفعول کا صیغہ بناکر سررشتے کے کاغذون مین کاغذاتِ مُتَہو تہ لکھا ہی اور اسی پر کیا موقوف ہی بہتیرے غلط لُغت

گھڑے ہین ایسے الفاظ کا اس رسالے مین پتا بھی نہین ہی مگر اس مقام پر یہہ لکھدینا ضرور ہی کہ قُرق ایک ترکی لغت ہی اور عربی کے قاعدے سے اُسکا مفعول مقروق بنایا گیا ہی اور یہہ بے قاعدہ لفظ ایک مُدّت سے مُستعمل اور لوگون کی زبان پر جڑ ھا ہُوا ہی علاوہ اِسکے مختصر اور عام فہم بھی ہی اِسواسطے اِس اصطلاحی لفظ کا بدلنا مناسب نہین معلوم ہُوا اور یہی لفظ اِس کتاب مین بھی لکھدیا گیا

چھٹے مُستعمل لفظون مین سے بھی جہان تک ہو سکا اُردو کے عام فہم اور سلیس الفاظ اِس کتاب مین داخل کیے گئے ہین مثلاً **مفرور** کی جگہہ **بھاگا ہُوا** اور **غرق شُدہ** کی جگہہ **ڈُوبا ہُوا** اور **مُضطرب ہوکر** کی جگہہ **گھبراکر** اور **بوقت نواخت نہ گھنٹہ** کی جگہہ **نو بجے** اور **فروخت کرنے** کی جگہہ **بیچنے** اور **ایّام بارش مین منہدم ہوگیا** کی جگہہ **برسات کے دنون مین گرپڑا** اور **اطفال صغیرسن** کی جگہہ **چھوٹے بچّے** اور اسی قیاس پر جس جس جگہہ مُترادف اور ہم معنی لفظون مین سے کوئی لفظ مُستعمل ہو سکتا تھا وہان عام فہم اور آسان لفظ کا اِستعمال کیا گیا

ساتوین اس رسالے مین عبارت کی ترتیب کا بہت لحاظ کیا گیا ہی مثلاً کچہری کے لوگ رجسٹری کی عبارت مین پہلا فقرہ اس طرز سے لکھا کرتے ہین اقرار کرارو برو ہمارے آج بجمعے کے روز ۲۶ م اگست ۱۸۶۴ع کو ما بین نواخت ایک اور دو گھنٹے کے مسمٰی رحیم الدین ابن کریم الدین دینے والے اس دستاویز بنیامے تعدادی چار سو روپے نے اصالتاً از طرف خود و ولایتہً از جانب نجیب الدین برادر زادہ خود یہہ فقرہ اس کتاب مین اس طرح لکھا گیا ہی آج جمعے کے دن ۲۶ م اگست ۱۸۶۴ع کو ایک اور دو بجے کے بیچ مین اس بینامے تعدادی چار سو روپے کے دینے والے مسمٰی رحیم الدین ابن کریم الدین نے اپنی طرف سے اصالۃً اور اپنے بھتیجے نجیب الدین کی طرف سے ولایۃً اقرار کیا

اس مختصر دیباجے مین صرف تھوڑی سی مثالین بطور

مُشتے نمُونہ از خروار درج کی گئی ہین اور اگر عوام اور عدالت کے اہلکارون کی تقریر اور تحریر کی تمام باتین لکھی جاتین تو یہہ دیباجہ بھی ایک رسالہ بن جاتا اب سب کو اچھی طرح سمجھہ لینا چاہیے کہ یہہ رسالہ ہندوستان کی گورنمنٹ کے حکم سے صرف اسی مطلب کے واسطے جاری ہوا ہی کہ اقلیم ہند کے تمام مقامون مین جہان اُردو زبان بولی جاتی ہی سب ادنیٰ اور اعلیٰ خواہ کسی عدالت اور کسی سر رشتے یا مُفصلات کے ہون اپنی تقریر اور تحریر کی طرز اسی کے موافق کرلین اور زبان کی شائستگی کا خیال رکھین ÷ فقط ÷

فوجداری

پولیس کے ڈپٹی انسپکٹر کی کیفیت ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کے نام

جناب عالی

آج مسمّی گھاسی نے آکر کہا کہ مسمّاۃ گنگا دیوی برہمنی تیلی واڑے کے محلّے مین ماری گئی ہی مین اس خبر کے سُنتے ہی عزیز بیگ سارجنٹ اور دیبی دین اور جواہر سنگہ کانسٹیبلون کو لیکر وہان گیا اور مکان کے اندر جا کر دیکھا کہ اُس گھر کے رہنے والے بہت گھبرا رہے ہین اُنہون

نے مجھے کوٹھے پر لیجا کر ایک عورت کی لاش جو ساری خون مین بھری
ہوئی تھی ایک کوٹھری مین پڑی ہوئی دکھائی اور بیان کیا کہ آج
رات کو بڑھیا کوٹھے پر اکیلی سوئی تھی اور اچھی خاصی تھی صبح سے
وقت اسکی پوتی اس سے ملنے گئی تو دیکھا کہ وہ مری ہوئی پڑی ہی
مین نے انسے پوچھا کہ کیا اس بڑھیا سے کسی کی عداوت تھی انہون
نے جواب دیا کہ ہم سب اکٹھے بہت پیار اور محبت سے اسکے ساتھ
رہا کرتے تھے کسی کی عداوت اسکے ساتھ نہین تھی مین نے یہہ
ماجرا پڑوسیون سے بھی دریافت کیا انہون نے بھی یہی کہا کہ بیشک
اس گھر مین کسی کی عداوت بڑھیا کے ساتھ نہین تھی

اصل حال یہہ ہی کہ اس مکان مین بڑھیا اور اسکے دو بیٹے
اور دو بہوین اور انکے چھوٹے بچے اور دو جوان بیٹیان رہتی
تھین ان دونو بیٹیون مین سے ایک منشی نندلال برہمن سے جو بستی
نظام الدین کا رہنے والا ہی بیاہی ہی اور اب اپنے میکے آئی ہوئی ہی اور
دوسری بیٹی بیاہی ہوئی تو ہی مگر ابتک اسکا گونا نہین ہوا یہی ساتون
آدمی اور پانچ چھوٹے بچے اس مکان مین سوتے تھے مین نے اس

مکان کو اچھی طرح سے دیکھا تو نہ زینے پر نہ اور کسی جگہہ کوئی خون کا دھبا معلوم ہوا
صرف منڈیر پر جو اُس کوٹھڑی کے پاس ہی ایک خون آلودہ ہاتھہ کی نشانی دیکھی
گئی اور تحقیقات سے وقت یہہ بھی ظاہر ہوا کہ پچھتر روپے کا بڑھیا کا زیور بھی جاتا رہا ہی
مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یا تو کوئی پڑوسی اِس خیال سے کہ بڑھیا زیور پہن کر اکثر اکیلی کوٹھڑی میں
رہتی تھی رات کو آیا ہو اور اُسے مار کر زیور لیگیا ہو یا بڑھیا کے داماد
نندلال نے اپنی بیوی کے اِشارے سے رات کو اُس مکان میں دخل
پایا ہو اور خفیۃً اپنا کام کر کے اُسی کی مدد سے بھاگ گیا ہو کیونکہ لوگون
کی زبانی یہہ بھی دریافت ہوا کہ نندلال کی بڑھیا سے بڑی عداوت تھی تھوڑے
دنون سے ظاہر میں ملاپ ہو گیا تھا شاید باطن میں کچھہ رنج چلا آتا ہو علاوہ
اِسکے بڑھیا کے بیٹون نے کہا کہ پانچ چار روز کی بات ہی کہ جب نندلال
روٹی کھانے یہان آیا تو ہمنے دیکھا کہ وہ طمع اور لالچ کی نگاہ سے مقتولہ
کے زیور کو تاک رہا تھا اُسوقت تو ہم چپکے ہو رہے لیکن اب ہمین شک
ہوتا ہی کہ شاید اُسی نے یہہ کام کیا ہو

یہہ ماجرا سُنکر کمترین نے عزیز بیگ سارجنٹ کو جواہر سنگھ
کانسٹیبل کے ساتھہ نندلال کی گرفتاری اور خانہ تلاشی کے واسطے بھیجا ہی

اور سنا اُنسے یہہ بھی کہدیا ہی کہ اُس طرف کے سب سُناروں سے دریافت

کرنا کہ نندلال نے کوئی زیور بیچنے کے واسطے اُنہین دکھایا تھا یا نہین سوا

اِسکے مُسمّی اِلاہیا بدمعاش کو بھی جو مقتول کے پڑوس مین رہتا ہی گرفتار کیا ہی

کیونکہ پانچ سات روز کا عرصہ ہُوا کہ مقتول کے ساتھ اُسکی لڑائی ہُوئی تھی

اور اُسنے کہا تھا کہ مین تجھے مار کر لوٹ لونگا

اِسوقت اِس عرضی کے ہمراہ لاش کو ڈاکٹر صاحب کے مُلاحظے

کے واسطے بھیجتا ہُون اُمیدوار ہُون کہ کہارون کو دو دو آنے مزدوری

سرکار سے دی جائے

آج شام کو دُوسری عرضی مین عزیز بیگ کے واپس آنے

اور نندلال کے گرفتار ہونے کی کیفیت حضور کی خدمت مین لکھی جائیگی فقط

کمترین گوری سہائے ڈپٹی انسپکٹر پہارگنج مَعرُوضہ یکم مارچ ۶۳ سنہ ۱۸ ع

اِس عرضی پر صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے جلوس مین حکم ہوا کہ

ڈپٹی انسپکٹر کے نام اِس مضمون کا پروانہ لکھا جائے کہ اُسنے

اِلاہیا کو ناحق پکڑا ہی لوگون کو بلا سبب نہ گرفتار کرنا چاہیے اور تیلی واڑے

کے محلّے مین جتنے سُنار رہتے ہین اُن سے دریافت کرے کہ آج کسی نے اُنکے ہاتھہ زیور بیچا یا گرو رکھا ہی یا نہین اور یہہ بھی لکھا جاے کہ محلّ واردات کا نقشہ اور زیور کی فرد بھیجدے اور آج شام کو سنڈر سمتھہ صاحب اسسٹنٹ دسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ اُس جگہہ کا ملاحظہ کرینگے مگر یہہ ہی کہ کورٹ انسپکٹر کہارون کو دو دو آنے مزدوری کے دیکر سرکاری حساب مین درج کرے فقط یکم مارچ سنہ ۶۳ء

ڈپٹی انسپکٹر کی دوسری کیفیت

جناب عالی

کل شام کے وقت سمتھہ صاحب بہادر اسسٹنٹ دسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ موقع واردات پر تشریف لائے تھے مین صاحب کی خدمت مین حاضر رہا جب گرد و نواح کے سُنارون سے زیور کا حال دریافت کیا تو سب نے لاعلمی بیان کی عزیز بیگ سارجنٹ بھی آدھی رات کے وقت بستی نظام الدین سے واپس آیا اور نندلال مستغاث علیہ* کو جسپر بُڑھیا کے قتل کا شبہہ ہی اور مین سکھہ کو بھی جو نندلال کا بُرا

* مستغاث علیہ زبان عربی مین اُس شخص کو کہتے ہین جسپر استغاثہ کا دعوی کیا جائے اور فوجداری کے مقدمون مین اِس لفظ کا استعمال زیادہ تر مناسب معلوم ہوتا ہی ۱۲

رفیق ہی گرفتار کرکے لے آیا اور بیان کیا کہ جس رات واردات ہوئی اُس رات یہہ دونو آدمی اپنے گانوسے غیر حاضر تھے اب مین نے اِن دونو کو ایک ہی جگہہ جوا کھیلتے پایا ہی اور دیر مین میرے آنیکا یہہ سبب ہی کہ جب مین بستی نظام الدین مین پہنچا تو دریافت ہوا کہ نندلال پرانے قلعے گیا ہوا ہی جب وہان گیا تو معلوم ہوا کہ موضع عرب سرائے مین چلا گیا ہی آخر عرب سرائے مین مین نے اُسے گرفتار کیا اور تلاشی کے وقت صرف ساڑہے پانچ آنے نقد اُسکے پاس نکلے اور کچھہ نہ تھا اور زیور کا حال وہان کے سُنارون سے بھی بہت کچھہ پوچھا لیکن صرف اتنا پتا لگا کہ میرے آنے سے تھوڑی دیر پہلے نامبردے نے مہیش داس سُنار کے پاس جو پرانے قلعے مین رہتا ہی جاکر کہا تھا کہ میرے پاس کچھہ زیور بکاؤ ہی اگر تجھے درکار ہو تو لے لے مگر مہیش داس کے پاس روپیہ موجود نہ تھا اِسواسطے اُسنے زیور لینے کا ارادہ نہ کیا اور نہ اُسنے زیور کو دیکھا کہ کیسا ہی فقط

جو کہ یہہ دونو آدمی سرکاری ملازم کو جوا کھیلتے ہوئے ملے تو کچھہ عجب نہین کہ کہین سے یکایک اُنکے پاس روپیہ آگیا ہو مسمّی الاہیا

کی نسبت اُور کوئی بات نہین معلوم ہوئی اِسلیے مین سنے اُسے کال ضمانت پر چھوڑ دیا ہی اور مُسمّیان نندلال اور زین سکھ مُستغاث علیہما کو صدور حُکم کے واسطے حضور کی خدمت مین بھیجتا ہُون اگر بچاس روپی کے انعام کا اِشتہار جاری ہو جائے تو یقین ہی کہ مُجرم کا پتا لگ جائے گنگا دیوی کے زیور کی فرد اور جس مکان مین وہ ماری گئی ہی اُسکا نقشہ اس عرضی کے ساتھ شامل ہی فقط

عرضی کمترین گوری سہائے ڈپٹی انسپکٹر پہاڑ گنج معروضہ ۴ مارچ ۱۸۶۳ء

صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا حُکم

اصل کیفیت صاحب مجسٹریٹ بہادر کے حضور مین پیش ہو اور اُنسے چار روز کی مُہلت کی درخواست کیجائے اور پچاس روپی کے انعام کے اِشتہار کے لیے اجازت لیجائے ڈپٹی انسپکٹر کے نام پروانہ لکھا جائے کہ وہ پُرانے قلعے مین کل آپ جا کر سناروں سے زیور کا پتا لگائے اور اپنی عرضی مین یہہ بھی لکھے کہ آیا حُکم عام کے موافق اِس واردات کی خبر صاحب کمشنر بہادر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل کی خدمت مین بھی براہ راست بھیجی

گئی ہی یا نہین فقط ۴ مارچ ۶۳ء

منوہر لال کا اظہار

پریتم داس کا بیٹا قوم برہمن تیلی واڑے کا رہنے والا عمر ۱۴ سال کی

سوال حلف سے کہو کہ تمھین اس مقدمے کا کیا حال معلوم ہی

جواب یہہ معلوم ہی کہ مارچ کی پہلی تاریخ اتوار کی رات کو میری ماں مسماۃ گنگا دیوی اپنے معمول کے موافق پہر رات گئے کوٹھے پر سونے چلی گئی اور اسوقت خاصی تندرست تھی اور یہہ گہنا پہنے ہوئے تھی ۱۵ کے سونے کے بالے ۵ کا چاندی کا کنٹھا ۵ کے چاندی کے کڑے وہ تو اوپر چلی گئی مین اپنے اور اپنے بھائی کے بچّون کو لیکر نیچے پڑ رہا اور میرا بھائی دکان مین سوتا تھا اور میری بہن مسماۃ پاربتی جو نند لال سے بیاہی ہی اور اب اپنے میکے آئی ہوئی ہی اُسی جگہہ سوتی تھی اور دوسری بہن مسماۃ موہنی بھی وہین تھی جب آدھی رات ہوئی تو مجھے کچھہ آواز آئی اور مین یکایک جاگ پڑا اسوقت کیا دیکھتا ہون کہ پاربتی ادھر ادھر پھر رہی ہی مین نے پوچھا کیا ہی اسنے جواب دیا کہ مین اپنے لڑکے کو پانی پلانے کے واسطے اٹھی ہون

یہہ کہکر وہ لیٹ گئی اور مین بھی سو رہا پھر رات بھر کوئی آواز نہ آئی اور
ہم سب سوتے رہے صبح کو میری بھتیجی مسماۃ رکمنی جو چھہ برس کی ہی
اپنی دادی سے ملنے کو کوٹھے پر چڑہی مگر اُسی وقت چیخ مارکر نیچے
اُتر آئی اور کہنے لگی کہ دادی مرگئی یہہ بات سُنکر ہم سب
اوپر چڑہ گئے دیکھا تو حقیقت مین مُردہ پڑی ہوئی پڑی ہی اُسکا سر
پھٹ گیا ہی دونو ہاتھون مین بھی چوٹ آئی ہی اور زیور مین سے
کُچھہ باقی نہین رہا اب میرا شبہہ نندلال پر ہی اور شبہے کی وجہ یہہ ہی
کہ اُسکے بیاہ کو پانچ برس کا عرصہ ہُوا تب وہ میری ماں سے لڑا تھا اور
اُسی وقت سے دونو کی بول چال نہ تھی علاوہ اِسکے آٹھہ روز گزرے
کہ ہمارے گھر آکر کہنے لگا کہ برہمن جی نے ہم مین ملاپ کرا دیا ہی
اور اُس دن روٹی کھانے بھی ہمارے ساتھہ بیٹھہ گیا مگر جب میری ماں
روٹی لیکر آئی تو مین نے دیکھا کہ نندلال اُسکے گہنے کو بہت
تاک رہا ہی اُسوقت مین چُپکا ہو رہا اب میرا شک اِس سبب سے
اَور بھی زیادہ ہی کہ یہہ جُواری اور شرابی آدمی ہی اور اب بالکل مفلس
ہوگیا ہی اور بدمعاشون کے ساتھہ ملا رہتا ہی اور مُجھے یقین نہین ہی

کہ اُسکے دل مین میری ما کی کُچھ بھی محبّت ہو

سُوال تُمہارا باپ کہان ہی

جواب چار مہینے سے تیرت کرنے گیا ہی اَب اُسکے آنے مین دو مہینے باقی ہین

سُوال اِن دنون مین نَند لال کے سوا کسی اَور کی بھی عداوت تمہاری ما کے ساتھ تھی

جواب اَور کسی کی عداوت اُسکے ساتھ نہین تھی ہان دس روز ہُوے کہ الاہیا کشمیری ہماری ما کے ساتھ لڑا تھا اور لڑتے وقت اُسنے یہہ کہا تھا کہ مین تجھے مار کے لوٹ لونگا ہمنے اِس بات کا کُچھ خیال نہ کیا اور اپنے دل مین یہی جانا کہ یہہ بات تکرار کی ہی کُچھ دُشمنی سے نہین کہی

سُوال حلف سے کہو کہ یہہ گہنے جو اب تُمہین دکھائے جاتے ہین تُمنے کبھی پہلے بھی دیکھے ہین یا نہین

جواب سونے کی بالیان تو میری ما ہی کی ہین جب ماری گئی ہی تو یہی پہنے ہُوئے تھی اور کڑے گلے ہُوئے ہین اِس سبب سے مین اُنہین نہین پہچان سکتا ہون اور کنٹھا میری ما کا نہین ہی مجھے نہین معلوم کِس کا ہی فقط

دیبا کا اظہار

باپ کا نام پورن ذات سنار پرانے قلعے کا رہنے والا

تخمیناً ۲۵ برس کی عمر

سوال حلف سے کہو کہ اس مقدمے مین تمہین کیا معلوم ہی

جواب اتنا معلوم ہی کہ آج پانچ روز ہوئے کہ نند لال اور نین سکھہ

پہر دن رہے میرے پاس آئے اور یہہ گہنے جو عدالت مین موجود

ہین میرے پاس گرو رکھنے لگے مین نے پوچھا یہہ گہنے کسکے

ہین انہون نے کہا ہمارے گھر کے ہین اور کسکے ہین مین ان دونوکو

بہت عرصے سے پہچانتا تھا کہ یہہ اچھے آدمی ہین اسواسطے مجھے کچھہ شک

نہوا اور مین نے مبلغ ساٹھہ روپیہ کو یہہ زیور گرو رکھہ

لیا اور دو روپیہ تو دے دئے اور پچاس روپیہ منی رام سے لینے

تھے اس سے آئے کرا دئے اور آٹھہ روپیہ ابتک میرے

پاس پڑے ہوئے ہین انہون نے کہا تھا کہ شام کو ہم لیجاینگے مگر آئے

نہین دوسرے دن صبح کو مین نے سنا کہ دونو آدمی خون کے

مقدمے مین پکڑے گئے پھر جب تہانے دار صاحب میرے

پاس آئے تو مین نے اُسی وقت اُنہین زیور دیدیا کُچھ عذر نہ کیا مُجھے کیا معلوم تھا کہ یہہ گہنا چوری کا ہی اور مین آج تک کبھی چوری مین نہین پکڑا گیا اور نہ کچہری مین آیا فقط

عرضی

خلاصہ یہہ ہی کہ

جگرام وغیرہ مُدعیٰ علیہم نے ہماری مزدوری نہین دی بلکہ ہمین مارپیٹ کر گھر سے نکال دیا اِسواسطے مزدوری کا دعویٰ اور مارپیٹ کی سزا کا استغاثہ پیش کیا جاتا ہی

جنابعالی

ہم نے ایک مہینے کے عرصے تک موضع ناہری مین مُستمیان دیالا اور فتّا اور جگرام کا کام کولہو اور گڑ بنانے کا انجام دیا سو مُدعیٰ علیہم نے مزدوری مین سے صرف چار روپی تو ہمین دئے اور کُچھ نہین دیا بلکہ جب ہمنے باقی مزدوری مانگی تو اُنہون نے ہمین پیٹ مار کر اپنے گھر سے نکالدیا اور ہمارے دو آدمی پکڑ رکھے اِسواسطے اُمیدوار ہین کہ مُدعیٰ علیہم سے ہماری مزدوری دلائی جائے اور مارپیٹ

کی اُنہین سزا ہو اور ہماری مزدوری روزانہ فی نفر ۶؍ نقد اور ۵ سیر گڑ کے حساب سے چاہیے اور حضور پر روشن ہو کہ ہمنے مدعا علیہم کا کچھ نقصان نہین کیا اگر ذرا بھی نقصان ہوجاتا تو پہلے ہی روز ہمین نکالدیتے یہہ عذر صرف مزدوری نہ دینے کا ایک بہانہ ہی فقط

عــــــــرضی

امّی و فتّو وغیرہما ساکنان موضع ٹیکری خرد پرگنہ دہلی مورخہ ۶ ار جنوری ۱۸۶۵ع

کلکٹری

دلسکھہ و کالی دین و بساکھا سنگہ وغیرہم نمبرداران و شیخ محبوب علی و سیّد اعظم شاہ معافیداران باشندگان بلبگڑہ ضلع دہلی کی درخواست مالگزاری کی معافی کے واسطے

جنابعالی

ہمارا گانو بڑی آفت مین پڑا ہوا ہی اگر حضور ہماری مدد نکرینگے تو ہم بالکل تباہ ہوجائینگے ہمنے تو بہتیری تدبیرین کین کہ کسی طرح اس مصیبت سے بچین لیکن کوئی بات بن نہ پڑی ناچار ہوکر حضور کی طرف رجوع کی اُمیدوار ہین کہ جو دلیلین ہم عرض کرتے ہین حضور اُن پر غور فرماکر اگلے سال کی مالگزاری معاف فرمائین

اَوّل حضور کو معلوم ہی کہ جب یہہ شہر راجہ کی عملداری مین تھا تو مسمّی اینٹیر پیدا سن عامل نے اپنے ظلم سے ہمین کسقدر خراب کیا تھا خیر وہ بات تو گزر گئی اور اُسکا ذکر کرنا بھی بیفائدہ ہی مگر جب غدر کے بعد ہمارا ملک سرکار کے قبضے مین آیا تو گو کہ آئندہ ہم ظلم سے چھوٹ گئے لیکن پہلے ظلم کا اثر اسقدر رہا کہ اُسکے سبب سے ہم آجتک نہین بچتے اور آفتون کے اُٹھانے کا تو کیا ذکر ہی

دُوسرے جب سمت ۱۹۱۱ کے کال مین ہمارے گانو کے سب جوان خوراک نہ ملنے کے سبب سے کمزور ہوگئے اسامیان بھاگ گئین بیل مرگئے اور ہمین زمین کے کاشت کرنیکی طاقت نرہی تو اُسوقت سرکار نے رحم کرکے پانسو روپی مالگزاری مین سے معاف کردیے اور ساڑھے پانسو دو سال کی قسطون پر ملتوی رکھے اُنہین قسطون کا روپیہ ہمنے بڑی مشکل سے ادا کیا ہی اور اب اُسمین سے کچھہ باقی نہین رہا

تیسرے اِس روپی کے ادا کرنیکے بعد ہماری کچھہ دلجمعی نہ ہونے پائی تھی کہ یکایک برسات مین ٹڈیون کا ایک ایسا دَل آیا کہ جس سے ہمارے دلون پر فکر و اندیشے کا بادل چھایا ہماری ساری کپاس برباد ہوگئی اور چھہ سو روپی جو نہر کاٹنے کے واسطے ہمنے

ساہوکار سے قرض لیے تھے بیفایدہ ہمارے ذمے رہے

یہہ تمام بلائین تھکر ہم لوگ اِس اُمید پر بیٹھے تھے کہ جب دَورے کے

وقت حاکم اِس طرف اگر ہمارا حال دیکھے گا تو ہمارے واسطے کچھہ بہتری

کی صُورت ہوجائیگی مگر اِتفاق سے حضور ہمارے گانوین رونق افروز

نہوئے اور اَب ڈیرہ آگے چلا گیا اِسواسطے اِس عرضی کے ذریعے سے

اِلتماس ہی کہ حضور خود تشریف لاکر ہماری تباہی اور بربادی کا حال مُلاحظہ

فرمائین کیونکہ اَب دو تین مُصیبتین اَیسی پیش آئی ہین کہ بغیر حضور کے تشریف

لانے سے اُنکا حال اَچھی طرح نہین دریافت ہوسکتا چُنانچہ تھوڑے دِن

ہُوئے ہین کہ ہماری کھیتی پر بہت شدّت سے اولے پڑے اور اِس سے

بھی ہمارا بہت نُقصان ہوگیا علاوہ اِسکے جب ساری کھیتی کٹ کر

کھلیان مین رکھی گئی توکسی بے رحم دُشمن نے آگ لگاکر اُسکو پھونک دیا

اب ہمارے پاس ایک دانہ بلکہ ایک تنکا تک بھی باقی نہین رہا اور ہم پر

بڑی مُصیبت پڑرہی ہی کہ ہمارے لڑکے بالے روٹی کو ترس رہے ہین

گائین بَیل بھوکے مَررہے ہین عورتون کا گہنا بیچ بیچ کر آج تک ہمنے

دِن کاٹے اگر اِس برس مین ہماری ساری مالگزاری معاف نہوئی تو

سوا اسکے اور کوئی صورت نظر نہین آتی کہ زمین بیچکر اور سرکار کار رد بہہ دیگر ہم بھوکے مرجاوین مگر عرض یہہ ہی کہ اس مقدمے مین پٹواری سے بیان پر لحاظ ہو کیونکہ وہ ہمارے ساتھہ بہت عداوت رکھتا ہی اور جہان تک ہوتا ہی ہماری تکلیف چاہتا رہتا ہی اور علاوہ اسکے وہ شرابی اور عیاش ہی

عرضی دلسکھ و کالی ذین و بساکھا سنگہ وغیرہم نمبرداران و شیخ محبوب علی و سید اعظم شاہ معافیداران باشندگان بلب گڑھ ضلع دہلی معروضہ ۳۰ اپریل ۱۸۶۵ع

تحصیلدار فیروز آباد کی کیفیت ۱۷ جنوری ۱۸۶۱ع کی لکھی ہوئی

جناب عالی

کل حضور سے حکم سے موافق مین اُس زمین سے دیکھنے کو گیا تھا جو دریا سے جمن سے نکل کر مواضع آدم پور و سلطان گنج کے سامنے برآمد ہوئی ہی اب اُسکی کیفیت لکھتا ہون

اصل حقیقت یہہ ہی کہ موضع آدم پور مین جاٹون کی ملکیت

بھیاچاری کی قسم کی ہی اور موضع سُلطان گنج مین مُسلمان راجپوتون کی ملکیت غیر مکمل پٹی داری کی قسم کی ہی اور اس موضع مین تین پٹیان ہین

بھائی صاحب والی پٹی	سُلطان والی پٹی	دریا والی پٹی

اور یہان جسقدر زمین شاملات دہ گنی جاتی ہی وہ دریا برآمد ہی جسکو پنجاب مین کچی زمین بھی کہتے ہین صرف دریا والی پٹی مین سے شاملات دہ کی تھوڑی سی زمین دریا برآمد اور باقی بلندی پر واقع ہی اور تمام دریا برآمد زمین مین بندوبست کے بعد اسقدر ترمیم ہوئی ہی کہ اسکا پہچاننا بھی مشکل ہی اور اگر سرویر کے کاغذ موجود نہوتے تو دونو گانو کی حدین ہرگز نہ مقرر ہوتین پانچ برس کا عرصہ ہوا کہ جہاں سرویر نے کمپاس کے ذریعے سے اس زمین کی پیمایش کرکے نئے سرے سے تمام اودھے اور نشان مقرر کیے تھے اور خلص علامتین مثلاً شوالے یا بڑے بڑے درخت جو دریا کے پار تھے ان پر تختۂ مسطح کے وسیلے سے شست لگاکر درجون کے شمار سے اپنے کاغذون پر سمتون کا حساب لکھا تھا مین نے انھین کاغذون سے دونو گانو کی حدین مقرر کین اور وہ زمین جسکی نسبت

دونو گانوکے لوگون مین تکرار تھی قریب ۵ بیگہ کے تھی اور اُسکی تفصیل یہہ ہی

غیر ممکن الزراعت	ممکن الزراعت	غرقی
[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ
۹ بسوہ	۱۴ بسوہ	۱۰ بسوہ

مزروعہ شاملات دہ موضع سلطان گنج	مزروعہ دریاوالی پٹی
۲ بیگہ	[illegible] بیگہ
۱۰ بسوہ	

اسمین سے بھی اصل تکرار صرف آخر حصے کی نسبت تھی اور یہہ حصہ اسگلے برس دریاوالی پٹی کے زمیندارون کی کاشت مین تھا لیکن اچھی قسم کا نہ تھا اور مقدار مین بھی کم تھا اور اُسوقت اِس زمین مین صرف جَو اور گیہون پیدا ہوتے تھے اسواسطے آدم پور کے زمیندارون نے تکرار کرنی مناسب نجانی تھی مگر اب یہہ زمین ایسی عُمدہ ہو گئی ہی کہ اسمین ہر قسم کی پیداواری ہو سکتی ہی اور اونچی بھی اسقدر ہو گئی ہی کہ اب دریا بُرد ہونیکا بھی کُچھ اندیشہ نہین رہا اِس سبب سے دونو فریق اُسکی خواہش کرتے تھے مگر

سُلطان گنج کے مالکون نے موروثی اسامیون کو تین تین سال کے پٹے لکھکر رسدی جمع پر وہ زمین ٹھیکے کو دیدی تھی اور شاید اُسکی مالیت ۵ کی ہوگی جب مین گانو مین گیا تو مین نے وہان کے لوگون کو سمجھایا کہ کسی بھلے مانس کی مُنصفی سے اپنی اپنی حد مقرر کر لو اُنہون نے اُس او دھے کو تسلیم کیا جو لالہ چُھنامل نے اُونچی زمین پر پکّی عمارت سے بنوایا تھا مگر اِس امر کی تکرار کی کہ جب اُس اودھے سے لین چلکر دریا کی سیل کی طرف جائے تو کس رُخ پر جانی چاہیے ایک فریق کہتا تھا کہ لین شمال کیطرف جُھکی رہے دوسرا چاہتا تھا کہ جنوب کی طرف مائل رہے اِس امر کے فیصلہ کرنے کو مین نے گرد نواح کے نمبردارون کو بُلوایا اور دو تین آدمی جو دریا پار سے آئے ہُوئے تھے اُنکو بھی اِس امر مین شریک کیا یہ سب جمع ہوکر اُس اودھے پر گئے اور دریا پار کے شوالے سے شست لگا کر چُھنامل کی پیمایش کی کتاب سے مطابقت کی تو اُسکی پیمایش حقیقت مین درست نکلی اسکے بعد مٹی کی بُرجی پانی کے کنارے پر بنا کر وانسے پکّے اودھے تک ایک داغ بیل کا نشان کیا تو ظاہر ہُوا کہ تمام غیر مزروعہ اور غیر ممکن الزراعت اور غرقی زمین موضع سُلطان گنج کے حصّے مین آئی اور جس زمین کو دریا والی پٹی کے

لوگون نے اپنے طور پر علیحدہ کاشت کرایا تھا وہ بھی سلطان گنج ہی مین رہی مگر جو زمین شرکت مین کاشت ہوئی تھی اُسکا ایک حصہ سلطان گنج مین آیا اور چار حصے آدم پور مین اب صرف یہہ بات باقی رہی کہ اُس زمین کی نسبت کیا تجویز ہونی چاہیے جو سلطان گنج سے نکلکر آدم پور مین مل گئی اس سبب سے مین نے گردونواح کے نمبردارون سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک سلطان گنج والون کو اس زمین کا کیا زر معاوضہ ملنا چاہیے انہون نے صلاح کے بعد کہا کہ ہماری دانست مین معاوضے کے ۵۰ روپے دلوانے چاہیئں مین نے بھی یہہ امر منظور کرایا مگر مسمی سید شاہ فقیر ساکن موضع سلطان گنج نے بیان کیا کہ یہہ زمین مجھکو سلطان گنج کے نمبردارون نے معافی کے طور پر دی تھی اگر موضع آدم پور مین ملجائیگی تو میری حق تلفی ہوگی اس جھگڑے کے دور کرنے کے واسطے سلطان گنج والون نے تو اپنی خوشی سے اُسی کو ۵۰ روپے دینے منظور کیے اور آدم پور کے نمبردارون نے وعدہ کیا کہ ہم اس زمین کے عوض اسکو کچھہ اور زمین دیدینگے اُس فقیر نے یہہ بات قبول

کر لی اور اَور لوگ بھی اِس تجویز سے راضی ہو گئے مگر جاٹون کو اِس اَمر کی تھوڑی سی شکایت رہی کہ ہمارے حصّے مین اَچھی زمین کم آئی ہی بہرحال میری دانست مین کسی کو واقعی عذر کرنے کی گنجایش نہین رہی اور اُمید ہی کہ حضور بھی اُس مقام کو ملاحظہ فرماکر میری تجویز پسند کرینگے

کمترین نظام الدین تحصیلدار فیروز آباد معروضہ ۱۷ جنوری ۱۸۶۵ء

دیوانی

قبالہ

رحیم الدین ابن کریم الدین نے اپنی طرف سے اصالۃً اور اپنے بھتیجے نجیب الدین کی طرف سے ولایۃً اِس امر کا صحیح اور شرعی اقرار کیا کہ ایک منزل مکان واقع کوچہ میر عاشق گزوالہ آباد جسمین تخمیناً ڈیڑھ سو گز زمین اور پتھر اور اینٹ کی عمارت اور کڑی اور تختے کا پٹاؤ ہی اور جسکی عمارت اور حدود اربعہ کا بیان قبالے کی ذیل مین لکھا ہُوا ہی مع داخلی اور خارجی حقوق کے عزیز خان ابن شریف خان کے ہاتھ چار سو روپے سکہ سرکاری کو بیچا اور خریدار سے مکان کی

تمام قیمت لے لی اُسکے ذمے کچھ باقی نہین رہا اور
مکان کو جسکی بیع ہوئی ہی اپنے قبضہ مالکانہ سے
نکالکر مشتری کے قبضے مین کردیا اور آپسمین عقد
بیع اچھی طرح سے ہوگیا بیعاً صحیحاً شرعاً جایزاً لاشرط
فیہ ولاخیار اسواسطے یہہ عبارت بطور قبالہ بیع
اور قبض الوصول زرقیمت کے لکھی گئی کہ آیندہ سند ہو
اور احتیاج کے وقت کام آئے

ایک دالان شرق رویہ اُسکی بغل مین شمال رویہ ڈیوڑھی
مع دروازے کے اور اُسی ڈیوڑھی مین پاخانہ اور
اوپر چڑھنے کا زینہ اور باقی صحن کشادہ یہہ تو نیچے
کی عمارت ہی اور کوٹھے پر ایک جنوب رویہ کوٹھری اُسکے
پیچھے تختہ بندی اور ایک کھڑکی کوچے کی طرف کھلی ہوئی
اور باقی صحن کشادہ اور سہ منزلے پر چھت کا سارا صحن کھلا
ہوا اور پردے کی ایک شمال رویہ دیوار ہی

العبد شمس الدین
گواہ شد ناصر خان
گواہ شد مرزا اسد بیگ
گواہ شد نجم الدین
گواہ شد احمد حسین عفی عنہ
گواہ شد حسن علی خان عفی عنہ
گواہ شد مرزا علی کاظم

شمال ——— جنوب ———
کوچہ سربستہ جسمین رستے کا حق شترک ہی اور اُسی طرف دروازہ اور بدرروبھی ہی | احمد حسین کے مکان کی دیوار
شرق ——— غرب ———
مجھہ بایع کے محلسراے کی دیوار | کچھہ تو احمد حسین کے مکان کی دوہری دیوار اور کچھہ فیض علی خان کے دیوانخانے کی زمین

تحریر تاریخ ۲۱ ماہ صفر سنہ ۱۲۸۱ ہجری مطابق تاریخ ۲۵ اگست سنہ ۱۸۶۴ عیسوی

رجسٹری

آج ۲۶ اگست سنہ ۱۸۶۴ع کو جمعے کے دن ایک اور دو بجے کے بیچ مین اس بیعنامے تعدادی چار سو روپے کے دینے والے مسمی رحیم الدین ابن کریم الدین نے اپنی طرف سے اصالۃً اور اپنے بھتیجے نجیب الدین کی طرف سے ولایۃً مکان کی بیع کا اقرار کیا اور اُسکی شناخت کے گواہ ہون برج ناتھہ اور گوکل داس نے اس امر کی تصدیق کی

حلیہ

رحیم الدین کریم الدین کا بیٹا قوم شیخ تخمیناً ۳۰ برس کی عمر پیشہ نوکری میر عاشق کے کوچے کا رہنے والا گورا رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو کلان چشم بلند بینی ڈاڑہی موچھین سیاہ ۔ چہرے پر چیچک کے کچھہ

داغ اوسط اندام درازقد

حلیہ

پرجناتھ ہزاری لل کا بیٹا قوم سراوگی تخمیناً ... برس کی عمر پیشہ گوٹا کناری بیچنے کا میر عاشق کے کوچے کا رہنے والا سانولا رنگ فراخ پیشانی پیوستہ ابرو اوسط چشم دراز بینی داڑھی منڈی ہوئی مونچھیں سیاہ داہنے ہاتھ کی کہنی میں پھوڑے کا نشان لاغر اندام پست قد

حلیہ

گوکل داس دیبی پرشاد کا بیٹا قوم کایتھ تخمیناً ... برس کی عمر پیشہ نوکری شاہ جی کے چھتے کا رہنے والا گندم رنگ تنگ پیشانی کشادہ ابرو خرد چشم بلند بینی داڑھی منڈی ہوئی مونچھیں سیاہ گردن میں ایک رسولی فربہ اندام میانہ قد

اسکی نقل رجسٹر بہی میں درج ہوکر آج ۲۶ اگست ۱۸۶۴ء کو یہہ کاغذ اصل اقرار کرنے والے کو دیا گیا

العبد
عبدالرحمن محرر رجسٹری

دیوانی عدالت کا فیصلہ

دیوانی عدالت کی روبکاری ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۶۰ع کی لکھی ہوئی

خاص لکھنؤ کے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے جلوس مین

اکبر خان .... مدعی

مولی بخش کے بیٹے ولایت خان اور امام خان اور اُسکی بیبیان فاطمہ بیگم اور افضل النسا اور اُسکی بہن فخر النسا .... مدعی علیہم

مدعی شرع محمدی کے موافق احمد خان متوفی و مورث اعلی کے کل ترکے مین سے جسکی مقدار مبلغ [illegible] روپیہ ہی اپنا حصہ [illegible] کی تعداد پر چاہتا ہی

آج یہہ مقدمہ پیش ہوا معلوم ہوا کہ ساڑھے تین برس سے عدالت مین دائر ہی اور کئی حاکمون کے سامنے پیش ہوچکا ہی اور اِس عرصے مین دونو فریقون مین سے کچھہ آدمی مر بھی گئے جن مین کسی کی تو اولاد ہی اور کسی کی اولاد بھی ہین اِس باعث سے یہہ مقدمہ بہت پیچدار ہوگیا بہہ نوع پہلے دونو فریقون کے اتفاق سے

نسب نامے کا شجرہ لکھا گیا اور جایداد متروکہ کی فہرست بھی طلب ہوئی

نسب نامے کا شجرہ

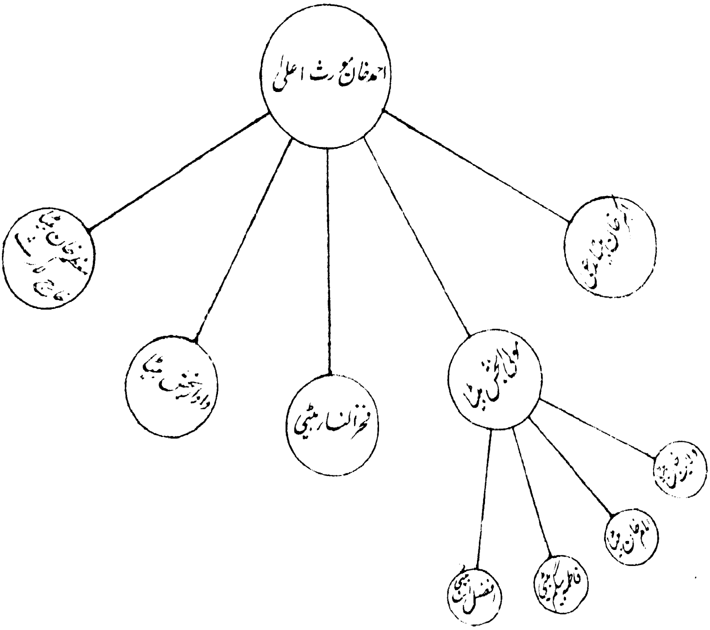

جایداد متروکہ کی فہرست

گھوڑے اور گائیں مالیت	زیور مالیت
[illegible]	[illegible]
نقدی	ایک حویلی قیمتی
[illegible]	[illegible]

دکاکین چھہ منزل مالیت

ـــہ ہزار

اُن وارثون مین سے جو شجرے مین مندرج ہین معظم خان تو باپ کی زندگی
مین مرگیا اسواسطے اُسکی اولاد محروم الارث رہی اور دادار بخش
دس برس پہلے ہی خود اپنی اور سارے وارثون کی مرضی سے
پانچ ہزار روپے لیکر لادعوی ہوگیا اور حق وراثت سے فارغخطی
دیکر جی پور چلا گیا چنانچہ اُسکی فارغخطی اب بھی مثل مین شامل ہے
اسواسطے اصل دعوی مین اسکا بھی کچھہ لحاظ نہین کیا گیا البتہ مورث
اعلی کی باقی اولاد مین تنازع ہے اور اُن مین سے اکبر خان مدعی اور
مولی بخش کی اولاد اور اُسکی بہن سب کے سب مدعی علیہم ہین
تحقیق کرنے سے دریافت ہوا کہ احمد خان مورث اعلی
جایداد متروکہ کو چھوڑکر ماہ مارچ ۱۸۵۷ع مین مرگیا اُسکی تمام جایداد
اکبر خان مدعی کے قبضے مین آئی اور دو مہینے تک تمام وارث
آپس مین اتفاق سے احمد خان مورث اعلی کی حویلی مین رہے اور

اِس عرصے مین نہ تو اکبر خان نے جایداد مشترکہ پر کُچھہ دست درازی کی
اور نہ مدّعی علیہم کو اُسکی طرف سے کُچھہ شُبہہ پڑا بلکہ اکبر خان سب
کی طرف سے جایداد کا امانتدار رہا اور کمال ایمانداری سے اُسکی محافظت
کرتا رہا پھر اتّفاقاً غدر ہو گیا اور لُوٹ مار کا بازار گرم ہُوا مُدّعی اور مدّعی علیہم
مین جھگڑا ہو پڑا اور اِسی بُنیاد پر یہہ مُقدّمہ برپا ہُوا

مُدّعی بیان کرتا ہی کہ جب شہر پر سرکار انگریزی کا دھاوا ہُوا
تو مین سارے کُنبے کو گھوڑون پر سوار کرکے شہر سے باہر لیگیا اور
سب نقدی اور زیور بھی بچا لایا شہر فیض آباد کے نزدیک
پہنچکر مین اُنسے جُدا ہو گیا اور ساری نقدی اور زیور اِس خیال سے اپنی بہن فخر النسا
کے حوالے کر گیا کہ شاید عورت سمجھکر کوئی اِسکی تلاشی نہین لینے کا
اور سارا مال بچ رہیگا تخمیناً چار برس یعنی ماہِ دسمبر سنہ ۶۱ع تک
باہر رہا جب واپس آیا اور مدّعی علیہم سے اپنا حصّہ مانگا تو اُنہون نے
تمام مال کے جاتے رہنے کا عذر کیا مین نے لوگون سے اپنے
طور پر اُسکا حال پُوچھا تو معلوم ہُوا کہ مدّعی علیہم نے مجھہ سے نرا بہانہ ہی
کیا ہی اور حقیقت مین مال کسی طرح نہین گیا بلکہ اُنہون نے حویلی کو تو ایک

برہمن کے ہاتھ بیچ ڈالا اور چھ دُکانون مین سے تین دُکانون کی مرمّت نکی اِسواسطے وہ برسات مین گر پڑین اور دو ایک کھتری کے ہاتھ بِک گئین اور ایک سرکاری مسماری مین آگئی مگر اُسکا معاوضہ بھی سرکار سے پُورا ملگیا اور یہہ لوگ حویلی اور دُکانون کی قیمت اور زرِ مُعاوضہ سب کا سب ہضم کر گئے

اِس تمام تقریر کے جواب مین فخرالنسا یہہ کہتی ہی کہ جب مُدّعی فیض آباد کے نزدیک سے ہمسے جدا ہُوا تو مجھکو دو سو روپے کا زیور اور تیئیس روپے نقد دگیا اسکے سوا اور کُچھہ نہین دیا مین نے یہہ سارا مال اُسکے بال بچون کے کھلانے مین خرچ کر دیا اور گھوڑے تو اُنہین دنون بن محنت زیادہ ہونے اور خوراک کم ملنے کے سبب سے مرگئے تھے اور اِسی طرح رفتہ رفتہ گائین بھی مرگئین مگر البتّہ ایک گائے جیتی ہی مُدّعی چاہے تو بیشک اُسکا دودھ پیا کرے اور جو دُکان سرکاری مسماری مین آگئی تھی اُسکے معاوضے مین سے مُدّعی کے حصّے کا ایک سو ساٹھہ روپیہ مَوجُود ہی جب جی چاہے ہمسے لیلے اور باقی جایداد غیر منقُولہ کا حال مجھے معلوم نہین کیونکہ اُسکا تمام انتظام

میرے بھائی مولی بخش کے سپرد تھا وہ میرے واپس آنے سے
ایک برس بعد مر گیا

جب مولی بخش کی اولاد سے پوچھا گیا تو اُن سب نے
بالاتفاق یہی بیان کیا کہ ہم اُن دنون مین چھوٹے تھے ہمکو
کیا معلوم ہی کہ مولی بخش نے جائداد کو کیا کیا مگر ایسا یاد پڑتا ہی کہ اُسنے
جایداد بیچکر سارے کُنبے کے لوگون کو کھلا دی اور اُسوقت مدعی
مُفلس ہونے کے سبب سے بھاگا ہُوا تھا

مدعی نے اِسکے جواب مین کہا کہ اِن لوگون کا
سارا بیان لغو ہی مین ثابت کر سکتا ہُون کہ حویلی اور دُکانین
مولی بخش کے ہاتھ سے نہین بکین بلکہ انہین مدعا علیہم نے پہلے
تو میرے نام خط لکھ بھیجا کہ تُمہاری صفائی سرکار مین ہوگئی اب بیخوف
ہوکر چلے آؤ اور پھر میرے آنے سے پہلے اُنہون نے اَملاک
بیچڈالی مجھکو اپنے حصّے سے علاوہ اُنکے حصون مین بھی شفعے کا حق ہی

اب اُمور تنقیح طلب چار ہین

اول مدعی نے فخر النسا کو کسقدر نقدی اور زیور دیا اور فخر النسا نے

اُس مال کو کیونکر خرچ کیا خود کھا گئی یا سارے کُنبے کو کھلایا

دوسرے گائین اور گھوڑے کس طرح مر گئے

تیسرے تین دُکانین کیونکر گر پڑین

چوتھے ایک حویلی اور دو دُکانین کس طور سے بِک گئین اور

اُنکی قیمت مین سے مُدّعی کو حصّہ کیون نہ ملا اِن چارون اُمُور مین سے

پہلا تو خاص فخرُ النّسا سے متعلق ہی اور پچھلے تینون سب مُدّعی علیہم سے

اَب اِن تمام اُمُور کی مُفَصّل تجویز لکھی جاتی ہی

جب پہلے امر مین مدعی سے پوچھا گیا کہ تمنے جو زیور اور مبلغ لعہ نقد اپنی بہن

کو فیض آباد مین دیے تھے اُسکی وجہ ثبوت کیا ہی تو وہ اِسبات کا

کچھ اچّھا ثبوت نہ بیان کرسکا اَلبتّہ کُنبے کے اَور لوگون نے اِتنی بات

کہی کہ ہان اِسنے کسی قدر نقدی یا زیور مُسمّاۃ فخرُ النّسا کے حوالے کیا

تھا کُل مالیت کا حال تحقیق تو معلوم نہین ہی مگر شاید تین ہزار روپے کی

ہوگی زیادہ ہرگز نہوگی فقط جب اَصل مالیت کا خیال کیا گیا تو قرینے

سے معلوم ہُوا کہ مبلغ لعہ کا مال بہت ہوتا ہی اور اُسکا وزن بھی

کچھ کم نہین ہوتا اگر کوئی شخص لے بیسے غدر کے وقت مین اِسقدر مال

سے لیے پھرتا تو بے شک لُٹ جاتا اور جب اِس اَمر پر لحاظ کیا گیا کہ اِس امانت مین سے کسقدر روپیہ سارے کُنبے کے کھلانے پلانے مین اُٹھا تو کُچھ صاف حال معلوم ہوا ہان اِتنا تو سب کہتے ہین کہ بیشک بہت روپیہ خرچ ہُوا تھا کیونکہ ہم سب دو برس تک بے ٹھکانے پھرا کیے اور اُن دنونمین اِسی جمع مین سے کھاتے رہے اب اِن دونو باتون کی تنقیح قیاس سے ہو سکتی ہی کہ کس قدر مال فخرالنسا کے سپرد ہوا اور اُسمین سے کسقدر سارے کُنبے مین صرف کیا گیا

تامل کے بعد یہہ بات قرار پائی کہ اُس مال مین سے مُدعی کو مبلغ چار سو چالیس روپے دلانے چاہیین

دوسرے اَمر تنقیح طلب مین کئی معتمد گواہ بیان کرتے ہین کہ گھوڑے اور گائین محنت کشی اور بڑھاپے کے سبب سے مر گئے اس صورتمین اُنکی نسبت مُدعی کو دعوے کرنے کا منصب نہین پہنچتا ہان ایک گائے زندہ ہی اُسکے دودہ مین سے مُدعی بھی اپنا حق پاتا ہی

تیسرے امر مین تین دُکانون کے گرنے کا جو حال تحقیق کیا گیا تو

دریافت ہُوا کہ حقیقت مین یہہ دکانین غدر کے وقت بارش مین گر پڑین پس

اس باب مین مدعی علیہم کا کچھہ قصور نہین ہی بلکہ اُن دُکانون کے گرنے

سے خود اُنکا بھی نقصان ہُوا

چوتھے امر مین حویلی کا تو یہہ حال ہی کہ وہ بیشک بک گئی اور

بیعنامے کے دیکھنے سے معلوم ہُوا کہ منشی رادھا کشن برہمن نے

۴ ستمبر ۱۸۶۱ع کو اُسے خریدا اور مدعی کے سوا احمد خان کے سب

وارث اُسکے بیچنے مین شریک تھے علاوہ اِسکے مدعی نے

فخر النسا کی طرف سے اپنے نام کا ایک خط جسکے لفافے پر

۱۳ دسمبر ۱۸۶۱ع کی ڈاک گھر کی مہر لگی ہوئی تھی عدالت

مین پیش کیا اُسکا مضمون یہہ ہی کہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر

کے محکمے سے آج یہہ حکم ہوا ہی کہ تم جسوقت یہان سے چلے

آؤ گے صفائی کا سرٹیفکیٹ یہان سے مل جائیگا اِس سے

ظاہر ہی کہ جسوقت مدعا علیہم نے حویلی بیچی اُنکو قوی امید

تھی کہ اکبر خان اب تھوڑے ہی دنون مین آنیوالا ہی

اِس صورت مین اُنکو ہرگز نہ چاہیے تھا کہ مُدّعی کے آنے سے
پہلے اُس حویلی کو بیچکر اُسکی ساری قیمت کھا لیتے اِسواسطے عدالت
کے نزدیک مُدّعی اِس اَمر کا مُستحق ہی کہ اُس حویلی کی قیمت مین سے
یا تو اپنا شرعی حصّہ پاوے یا سپنے اور تمام وارثون کی رضامندی
سے اُن لوگون سے کُچھ روپیہ لے لے جب یہہ اَمر مُدّعی سے
پُوچھا گیا تو وہ پچھلی بات پر راضی ہوگیا اَور مقدار زر کے تجویز کرنے کو
تین معتمد آدمی مُقرّر کیے گئے اُنھون نے مُدّعی کے دلانے
کے واسطے ایک ہزار روپے تجویز کیے اب رہین دو دُکانین
اُنکا بیعنامہ بھی مِسل مین شامل ہی اِس بیعنامے کے دیکھنے سے
ظاہر ہُوا کہ جتنے وارث اُسوقت شہر مین موجود تھے اُن
سب نے تاریخ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۶۰ع کو یہہ دُکانین مُسمّی
جواہرلال کھتری کے ہاتھ پندرہ سو روپے کو بیچین اور جب
مولیٰ بخش اور مدعی کی صفائی کے سرٹیفکیٹ دیکھے گئے
تو ظاہر ہُوا کہ مولیٰ بخش کے سرٹیفکیٹ کی تاریخ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ع ہی
یعنی دُکانون کے بکنے سے تین مہینے پہلے کی تاریخ اُسمین

مندرج ہی اور مدّعی کے سرٹیفکٹ کی تاریخ ۲۰ دسمبر ۱۸۶۱ء ہی
:
یعنی دکانون کے بکنے سے ایک برس بعد کی تاریخ اُس مین
لکھی ہی تو اس سے پایا جاتا ہی کہ جسوقت دُکانین بکین اُسوقت مدّعی
بھاگا ہُوا تھا اور اُسکے واپس آنے کی کُچھ اُمید بھی نہ تھی اسواسطے
مولابخش کو اُنکے بیچنے مین مدّعی کے انتظار کرنے کی کُچھ ضرورت
نہوی سوا اِسکے گواہون کے اظہار سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ مولابخش
نے دُکانون کی قیمت کا پندرہ سو روپیہ تجارت مین لگا دیا اور اُسکا
مال خرید کر اور ایک کشتی مین لاد کر دریاے گھاگھرا کی راہ سے
کلکتے کو روانہ کیا اِتفاقًا وہ کشتی دریا مین ڈوب گئی اور تمام
مال تلف ہو گیا بہرنوع اِس امر مین شک نہین کہ مولابخش
نے اپنی نیک نیتی سے سارے خاندان کی بہتری کے
واسطے یہہ تجارت کی تھی اِسلیے ڈوبے ہوئے مال مین سے
مدّعی کو کُچھ حصّہ دلانا مناسب نہین ہی

حُکم ہوا کہ

مدّعی کے حق مین اِس تفصیل سے مدّعا علیہم بر ڈگری ہو کہ زیور اور نقدی مین سے اما اللہ

کی ڈگری صرف فخرالنسا پر اور حویلی کی قیمت مین سے ایک ہزار روپیہ

کی اور زر معاوضے مین سے جسکا اقرار خود مدعی علیہم کو ہی ما سہ ۵ کی کل

السماعۃ کی ڈگری تمام مدعی علیہم پر ہو اور مقدمے کا خرچہ زرڈگری کے

موافق مدعی علیہم ادا کرین مگر اسمین سے آدھا فخرالنسا دے اور

ایک گائے جو بیچ رہی ہی اُسکے دودہ کا فیصلہ دونو فریق ملکر بطور خود

کرلین اور مدعی جب چاہے ڈگری جاری کرائے

متفرقات

عرضی

خلاصہ یہہ ہی کہ

مسمیان امی و فتو کو کولہو کے کام کرنے پر نوکر

رکھا تھا اور اُنہون نے مبلغ مدعہ ۵ پیشگی لیے

تھے سو پندرہ دن دونو نے کام کیا اور پھر اپنے

گھر بیٹھ رہے اور سوا اسکے سات من مال مین

سے چار من خراب کردیا اسواسطے باقی روپیہ اور

خراب مال کی قیمت کا دعویٰ پیش کیا جاتا ہی

جنابعالی

کمترین نے مسمیان امی و فتو کہارون کو جو موضع ٹیکری خرد
پرگنۂ دہلی کے رہنے والے ہین نوکر رکھا تھا اور پانچ آنے روز ہر ایک
کے ٹھیرائے تھے اور ان دونو نے یہہ اقرار کیا تھا کہ جسقدر کولھو کا
کام ہوگا ہم مہینا بھر کے عرصے مین کر دینگے اور اس اقرار سے
اٹھارہ روپے پیشگی لے گئے تھے سو پندرہ روز تک تو دونو نے
میرا کام کیا اور دو روز سے چھوڑ کر اپنے گھر بیٹھ رہے اور علاوہ اسکے
ایک نقصان یہہ کیا کہ جسقدر رائکھہ تھی اسمین سات من شکر تیار
ہوتی انہون نے تین من مال تو نکالا اور چار من خراب کر دیا کہ وہ
ابتک موجود ہی اب مدعی علیہما نہ تو میرا کام کرتے ہین اور نہ روپے
پھیرتے ہین اسواسطے امیدوار ہون کہ مدعا علیہما سے پندرہ
روز کی مزدوری وضع ہوکر جو کچھہ باقی رہے مدعی علیہما سے بھروا دیا جائے
اور جو مال خراب ہوگیا ہی اسکی قیمت دلائی جائے اور تھانہ
علی پور کے ڈپٹی انسپکٹر کی معرفت یہہ روپیہ وصول ہو فقط

کمترین رام دیال ولد رام سکھہ قوم جاٹ ساکن موضع ناہری پرگنۂ دہلی معروضہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۶۵ع

پنجاب گزٹ مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۶۰ کے ضمیمے کا ترجمہ

جنرل ڈپارٹمنٹ نمبر ۵۱ ۱۹

نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کو منظور ہی کہ آیندہ احاطۂ پنجاب مین کسٹ صاحب کمشنر امرتسر کے ایما کے موافق احکام مذکورۂ ذیل جاری ہون جن سے یہہ مطلب ہی کہ اضلاع کے منشی خانون مین تحریر کا کام کم ہو جائے

دفعہ ۱ ہر سررشتے مین ایک کتاب جسکا انگریزی نام آوڑر بک ہی موجود ہونی چاہیے اس صورت مین صدر کے کسی ملازم کو عرضی دینے کی اجازت نہین ہی اگر کسی کو رخصت یا تقرر یا سائر خرچ یا سرکاری مکان کی مرمت وغیرہ کی درخواست کرنی ہو تو اُسکو اپنی درخواست صرف آوڑر بک مین لکھدینی چاہیے اگر صاحب ڈپٹی کمشنر کوئی حکم عام یا ایسا حکم جو انتظام سے متعلق ہو جاری کرنا چاہین تو وہ بھی آوڑر بک مین درج کیا جائے اس تدبیر سے بیس تیس چھوٹی چھوٹی مثلین جو ہر مہینے بنتی رہتی ہین آیندہ نہ بنینگی

دفعہ ۲ روزنامچے کی کتاب مین صرف غیر معمولی کاغذ لکھے جائین اور معمولی نقشے یا اظہار وغیرہ اُسمین نہ درج کیے جائین بلکہ اس قسم

کاغذ بہت جلد اہلمد کے سپرد ہون اور اگر اُسکو کوئی کاغذ نہ دیا جائیگا تو
وہ خود اِس امر پر اعتراض کریگا

دفعہ ۳ جوڈیشل کے افسرون کے سوا کسی اور حاکم کو روبکاری لکھی جاے اور
اگر مجسٹریٹ کے افسر یا بارک ماسٹر یا نہر کے مہتمم یا فوج کے کمانیر* کی طرف
کسی بات کے لکھنے کی ضرورت ہو تو کاغذ کو آدھا آدھ لنبان مین موڑ کرکے
نصف پر انگریزی عبارت لکھنی چاہیے اگر اُنکے پاس سے روبکاری
آئے تو اُسکا جواب اُسی روبکاری پر لکھکر واپس کردینا چاہیے اور کوئی صاحب
اسسٹنٹ متفرق روبکاریان نہ لکھا کرے

دفعہ ۴ اگر جوڈیشل کے کسی افسر سے کوئی امر دریافت کرنے یا کسی شخص کے
بلانے کی ضرورت ہو تو اِس باب مین آدھے مُڑے ہوئے کاغذ پر روبکاری
لکھکر بھیجنی چاہیے اُسی کاغذ پر جواب واپس آجائیگا۔ اگر پہلے دستور کے
موافق نہین سے روبکاری آئے تو اُسی پر جواب لکھکر واپس کردیا جاے اور
اُسکا پتا روزنامچے مین لکھ لیا جائے

دفعہ ۵ اگر کسی انتظام کا نقشہ صاحب ضلع کے پاس آئے یا اُنکے ہان سے
جاری ہو تو اُسکی صرف ایک ہی فرد ہونی چاہیے مثلاً اگر تحصیلدار اور تھانہ دار

---

* اِس لفظ کی اصل کمانڈر (Commanding) ہے جسکے معنے حاکم کے ہین ۱۲

دفعہ ۹ جوڈیشل کی روبکاری مختصر ہو اور اُسمین القاب یا خوشامد نہ لکھی جائے بلکہ نامناسب عبارت لکھنے پر سزا دیجائے - اگر کوئی محرر اپنی روبکاری مین فضول عبارت لکھے تو اُسمین سے تمام زائد لفظ کاٹ کر ایک صاف نقل اُس سے لکھوائی جائے اور جرمانہ بھی اُس سے لیا جائے عرضی مین لفظ جناب عالی کے سوا اور کوئی لقب نہ لکھا جائے کیونکہ جو باتین اب جاری ہین انگریزون کے سیدھے سادے مزاج سے بعید ہین

دفعہ ۱۰ تحصیلدار اور تھانہ دار پروانون کے جواب اپنے ہاتھ سے مختصر اور پُر مضمون لکھا کرین اگر اُنمین فضول عبارت پائی جائے تو کاغذ واپس کردیا جائے رپورٹ کے آخر مین خوشامد یا دعا کا کوئی کلمہ نہ درج ہو اور اپنے نام پر صرف لفظ فدوی* لکھنا کافی ہی کیونکہ جن لفظون سے لکھنے والے کی بہت حقارت اور ذلت پائی جائے اُنکا پسند کرنا انگریزون کے اخلاق سے بعید ہی

دفعہ ۱۱ جب مفصلات کے ملازم رخصت لینی چاہین تو اُنکی رخصت کی درخواست ایک نقشے کے ذریعے سے ہُوا کرے جسکے خانہ اخیر مین حاکم

* نسبت کے بعد فدائی بولنا اَولی ہی مگر یہہ لفظ مستعمل اور مروج نہین اِس باعث سے اِس کتاب مین اکثر جگہہ عرضی دینے والے کے نام پر لفظ کمترین لکھا گیا ہی ۱۲

اُن پروانون کا ماہواری نقشہ بھیجین جنکی رپورٹ نہین لکھی گئی ہی تو صاحب ضلع کو وہی نقشہ حکم لکھنے کے بعد واپس کردینا چاہیے (حاکم کو اُن پروانون کی تفصیل نہ طلب کرنی چاہیے جنکی رپورٹ لکھی گئی ہی) اسی طرح جو فارسی کاغذ مثلاً توزیع وغیرہ ضلع کے دفتر سے صاحب کمشنر کی خدمت مین جائے صاحب کمشنر ملاحظہ فرماکر اُسی کو واپس کردیا کرین

دفعہ ۶ اطلاعنامون اور سفینون اور حکمنامون کے نقشے تحریری خط سے چھپے ہوئے ہونے چاہیین اور ان کاغذون اور پروانون کی نقل رکھنی ضرور نہین ہی صرف اُنکا خلاصہ ایک رجسٹر مین درج کرلینا چاہیے

دفعہ ۷ سب پروانے اور روبکاریان ایک تختے کے آٹھوین حصے پر ہون اور اُنمین اُلقاب یا نام نہ لکھا جائے حکم کی عبارت جہان تک ہوسکے مختصر ہو اور اُسکی پیشانی پر صرف اِسی قدر کافی ہی تھانہ دار یا تحصیلدار فلان مقام

دفعہ ۸ عرضی نویسون پر تاکید کی جائے کہ مختصر عبارت لکھا کرین اور کوئی عرضی جو ایک صفحے سے زیادہ پر ہو عدالت مین نہ لی جائے۔ خوشامد اور مبالغے کی باتین لکھنے کی اِجازت نہین ہی۔ اگر کوئی شخص اِس حکم کے خلاف عمل کرے تو اُسکو موقوف کرنا چاہیے

کا حکم درج کیا جائیگا جب رخصت تمام ہو تو ملازم کے واپس آنے کی رپورٹ اُسی نقشے کی پشت پر لکھی جائیگی - اِس قسم کے تمام کاغذ ماہواری یا سالانہ مثل مین رکھنے چاہئین

دفعہ ۱۴۱ اِن کاغذون کی نقل تحصیلدارون سے طلب نہو

روزگشت کا روزنامچہ   واژخام   نرخنامہ   داخلہ ہی

دفعہ ۱۴۲ جب سب مالگزاری قریب اُلوصول ہی تو تحصیلدار صرف اُنہین گانو کی مختصر توزیع بھیجدے جسمین ابتک باقی پڑی ہی *¹ زائد رقمین مثلاً سڑک *² اور پٹواریون کی رسوم اور حق تعلیم اور چوکیدارہ ایک ہی توزیع مین درج ہوا کرین اور یہہ توزیع اُسی حالت مین بھیجی جاسے کہ جب کچھہ باقی رہی ہو

دفعہ ۱۴۳ فارسی کاغذون کی دو مدین ہین معمولی اور غیر معمولی معمولی کاغذون کی دو قسمین ہین ضروری اور حسب ضابطہ معمولی کاغذ وہ ہین جو ہر روز یا مہینے مین دو دفعہ یا ماہواری یا ششماہی یا سالانہ آتے ہین اِن پر صرف اہلمد کے دستخط ہونے چاہئین کسی حاکم کے دستخط کی ضرورت نہین ہی غیر معمولی ضروری کاغذ یہہ ہین * اِظہار کسی قسم کی روبکاری

---

*¹ اِن رقمون کو کچہری مین سوائے کی رقوم بولتے ہین اور پہلا جُز لفظ سوا سے بنالیا ہی ۱۲ *² سڑک کی رسوم کو کچہری والے شرکانہ کہتے ہین ۱۲

پروانے اور حکمنامے ۳ اشتہار ۴ بنائے مثل کے احکام اور درمیانی اور
آخر حکم جو کسی شخص یا جایداد سے متعلق ہون اور اثنائے مقدمے مین جاری ہوئے
ہون سر رشتۂ معمولی سے علاقہ نہ رکھتے ہون بلکہ صرف حاکم کی ذات پر
موقوف ہون ۶ رسیدون اور مختارنامون اور اور سندون کی تصدیق *
اس قسم کے سب کاغذون پر حاکم مجوز کے دستخط کی ضرورت ہی کیونکہ صرف
حاکم ہی کے دستخط سے یہہ کاغذ ناطق ہوتے ہین پروانون حکمنامون
اور اشتہارون پر عدالت کی مہر بھی ہونی چاہیے اور روبکاریون پر پورے
دستخط اور عہدے کی تفصیل بھی لکھنی ضرور ہی غیر معمولی حسب ضابطہ
کاغذ یہہ ہین * ۱ مثلون کی فہرستین ۲ نقلون کی تصدیقین ۳ فارسی کاغذون
کی نقلین ۴ احکام حسب ضابطہ جنکا صادر کرنا حاکم کی ذات پر موقوف
نہو مثلاً شامل مثل داخل دفتر تاکید کیجاے * انمین سے اول اور
چوتھی قسم کے کاغذون پر محکمے کے مثل خوان کے دستخط ہوا کرین
اور دوسری اور تیسری پر صاحب سر دفتر کے

دفعہ ۱۵ ہر حاکم کو عبارت کی زیادتی اور نقشون کی کثرت سے جہانتک
ہوسکے کنارہ کرنا چاہیے صاحب ضلع کو ڈھیر کے ڈھیر کاغذون پر

ایک متحرک کل کی طرح اپنے ہاتھ سے دستخط کرنا البتہ بڑی شرم کی بات ہی۔ کاغذون مین بہت کمی ہو سکتی ہی

دفعہ ۱۶ ہر کچہری مین محافظ خانہ اور منشی خانہ ہوتا ہی منشی خانے مین کاغذ تیار ہوتے ہین اور محافظ خانے مین مُرتّب مثلین رکھی جاتی ہین منشی خانے مین ہر منشی کی خاص جگہہ مقرر ہونی چاہیے اور اُس جگہہ دیوار پر اُسکا نام لکھہ دینا چاہیے اِس صورت مین کسی منشی کی غیر حاضری فوراً ظاہر ہو جائیگی یہہ جو طریق اب جاری ہی کہ کام جو منشی کام چھوڑکر حاکم کی بیٹھی مین جمع ہو جاتے ہین موقوف ہونا چاہیے بلکہ ہر حاکم کی بیٹھی مین صرف مثلخوان اور ناظر اور اظہار نویس حاضر رہا کرین

دفعہ ۱۷ جو کہ تحصیلدارون کو جوڈیشل کا پورا اختیار حاصل ہی تو اُنکو اپنے دفتر مین اُن مثلون کی روبکاریون کی علیحدہ نقلین نہ رکھنی چاہیئین جو ماہواری یا سہ ماہی دفتر صدر مین بھیجی جاتی ہین تحصیلدارون سے کہہ دینا چاہیے کہ اگر اُنکے نزدیک کام کے کم کرنے کی کوئی تدبیر ظاہر ہو تو بیان کرین۔ اگر ابتک یہہ دستور چلا آتا ہو کہ قانونگو ہر کاغذ کا مثنیٰ رکھتے ہون یا پٹواری بجاے چار کاغذون کی دو دو نقلین

کرنیکے سات کاغذون کی تین تین نقلین کیا کرتے ہون یادداشتکون

اور اور اسی قسم سکے غیر ضروری کاغذون کی نقلین کی جاتی ہون تو

یہہ سب باتین موقوف کرنی چاہیین۔ اگر کاغذ کا خرچ کم کردیا جائے

تو تحصیلدار جلد کام مین تخفیف کردینگے

دفعہ ۱۸ ایک ہوشیار تحصیلدار اور مال کا سررشتہ دار شامل ہوکر

جلد صاحب ڈپٹی کمشنر کو کام سکے کم کرنیکی تدبیر بتادینگے اور صاحب

کمشنر کی منظوری سے اِس تدبیر پر عمل درآمد ہوگا

دفعہ ۱۹ فارسی کاغذون پر سیدھی سطرون اور صاف خط مین حکم لکھے

جائین اب جو دستور ہی کہ ترچھی اور ٹیرہی سطرون مین حکم لکھے جاتے

ہین یہہ بہت نامناسب ہی کیونکہ اس صورت مین علیحدہ روبکاری

لکھنے کی ضرورت ہوتی ہی

دفعہ ۲۰ جن مقدمون مین حکم اخیر اس قسم کا ہو + عدم پیروی مین داخل

دفتر ہو راضی نامے کی رو سے فیصلہ ہو اقبال دعوے کی رو سے

ڈگری ہو مقدمہ پہلے فیصلہ ہوچکا ہی اِسواسطے اب خارج کیا جائے

انقضائے میعاد وغیرہ سکے سبب سے خارج ہو + ایسے مقدمون

مین حکم آخر عرضی کی پشت پر سید ھی سطرون مین مختصر عبارت مین لکھدینا چاہیے علیحدہ روبکاری لکھنے کی ضرورت نہین ہی اگر کوئی شخص مرافعہ کیا چاہے تو اُسکو اسی حکم کی نقل مل جائیگی

دفعہ ۴۱ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ مُرافعے کے مقدمون مین حاکم بالا حاکم ماتحت کو ایک روبکاری لکھتا ہی جسمین یہہ باتین مفصل درج ہوتی ہین + بناے دعویٰ نالش کا مضمون مدعی علیہ کا جواب حاکم ماتحت کے حکم کی وجہین مُرافعے کی وجوہ مرافعے کا حکم + اب یہہ چاہیے کہ اگر حکم سابق بحال رہا ہو تو عرضی کی پشت پر منظوری کا حکم لکھدینا کافی ہی ماتحت کے حاکم کو اطلاع دینے کی ضرورت نہین اگر منسوخی یا ترمیم کا حکم جاری ہو تو روبکاری مین صرف یہہ لکھنا چاہیے + مرافعے کی مختصر وجہین حاکم بالا کی راے حاکم بالا کا حکم اخیر + صاحب فنانشل کمشنر کے سرکلر نمبر ۱۰۳-۱۰۹ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۸۵۹ع مین ایک نقشہ درج ہی ہر مقدمے مین یہی نقشہ خانہ پری کر کے مرافعہ کرنیوالے کو دیدینا چاہیے اسی سے ظاہر ہوجائیگا کہ مقدمے مین کیا حکم ہوا علاوہ اسکے متخاصمین کو حکم اخیر کے نقل لینے کی بھی اجازت ہی

دفعہ ۴۲ جن مقدمون کی ڈگری کو ایک سال سے زیادہ عرصہ نہین

گزرا اُنکی مثلین شش ماہی بستون مین بندھکر علیحدہ الماری مین رکھی جائین
اور جب اِجراے ڈگری تمام ہو چکے تب محافظ خانے مین بھیجی جائین
اگر اجراے ڈگری ایک سال تک نہوئی ہو تو بھی مثل داخل دفتر کیجاے
کیونکہ اُصول دیوانی پنجاب کے مطابق ایسی اجراے ڈگری بغیر اجازت
صاحب کمشنر کے نہین ہو سکتی ہی جو دستور اب جاری ہی
اُسمین اجراے ڈگری کی درخواست گزرنے پر مثلون کے
ڈھونڈھنے مین بہت تکلیف اور دیر ہوتی ہی

دفعہ ۴۳ کسی شخص کے تقرر یا رخصت یا موقوفی کے وقت نہ خزانچی
کے نام پروانہ جاری ہونا چاہیے نہ رخصتی کے کیونکہ اِس صورت مین
وقت اور کاغذ ضایع ہوتا ہی اگر صدر کا ملازم ہو تو اورڈر بک*
مین حکم درج کرنا کافی ہی اور اگر مفصل کا ہو تو وہان سے ایک نقشہ
آیا کرے اسی نقشے مین حکم درج ہو جایگا

دفعہ ۴۴ اب جو یہہ دستور ہی کہ کاغذ ایسے بدخط لکھے جاتے ہین کہ
ایک محرر دوسرے کا لکھا ہوا نہین پڑھ سکتا ہی ایک قلم موقوف
ہو اور انگریزی دفتر کا سا طریق فارسی دفترین بھی جاری ہو سطرین

* عربی مین اسکا ترجمہ کتاب الاحکام ہی ۱۲

ہمیشہ ایک مقرر فاصلے پر رہین اور لفظ ایسے جدا جدا اور پورے
اور صاف لکھے جائین کہ انگریزی حاکم بھی پڑہ لیا کرین - یہہ بات
نامناسب ہی کہ منشیون کی بدخطی سے انگریزی حاکمون کو کاغذون
کے پڑہنے مین دقت اُٹھانی پڑے

لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر کے حکم کے موافق جاری ہوا

دستخط آر ایچ ڈیویس سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۶۰ء کا ترجمہ

آہنی سڑک اور اور اسی قسم کے سرکاری کام
کے مزدورون اور اُنکے افسرون مین جو
تکرار ہوجاتی ہی بہت جلد اُسکے دُور
کرنے کی تدبیر اس ایکٹ مین مندرج ہی

جو کہ ایسی تجویز کرنی مناسب معلوم ہوتی ہی جس سے آہنی سڑک وغیرہ
سرکاری کام کے ملازمون اور اُنکے افسرون کی تکرار جلد
دُور ہوجایا کرے اسواسطے یہہ ایکٹ جاری کیا جاتا ہی

دفعہ ۱ ہندوستان مین جو سرکار انگریزی کے ممالک واقع ہین

اُنمین ہر ایک احاطے یا مقام کی کارکُن گورنمنٹ کو اجازت ہی کہ کسی مجسٹریٹ یا اَور افسر کو جسکو مجسٹریٹ کا اِختیار حاصل ہی حکم دے کہ وہ اُن تکرارون کا فیصلہ کردیا کرے جو آہنی سڑک یا نہر وغیرہ کے مزدُورون اَور اُنکے افسرون کے درمیان مزدُوری یا کرایے یا ٹھیکے کی بابت پیش آیا کرین اور یہہ قانون صرف اُنہین کامون سے متعلق ہی جنکی تیّاری کا حکم پارلیمنٹ یا کسی کارکُن گورنمنٹ سے صادر ہُوا ہو

گورنمنٹ کو اجازت ہی کہ کسی مجسٹریٹ کو مزدوری یا ٹھیکے کی تکرار دفع کرنیکا اختیار دے

دفعہ ۲ جن مجسٹریٹون کو دفعہ ۱ کے موافق دعوی فیصلہ کرنیکا اِختیار دیا گیا ہی وہ صرف اُنہین مُقدّمون کو سُن سکتے ہین جنمین زر دعوے کی مقدار دو سو رُوپے سے زیادہ نہو اور تنازع کی تاریخ سے چھہ مہینے کے اندر دعوی دائر ہُوا ہو

کن مقدمون مین مجسٹریٹون کو صرف اختیار حاصل ہی

دفعہ ۳ کارکُن گورنمنٹ کو اِجازت ہی کہ اُن مجسٹریٹون کے اختیار کی حدین مقرر کردے اور کبھی کبھی اِن حدون کو بدل بھی

دیا کرے جس میجسٹریٹ کو یہہ اختیار دیا جاوے وہ جہان چاہے
اپنی حدود کے اندر جلوس کرنے کے یہہ تکرارین دفع کردے

دفعہ ۴ ایکٹ ۹ ۱۸۴۱ع مین اُن دیوانی عدالتون کے اجرا کا طریق
مندرج ہی جو فرمان شاہی کے موافق نہین مقرر ہوئی
ہین اِسی ایکٹ کے قواعد جہان تک ہو سکے اِن
تکرارون کے دفع کرنے مین بھی کام مین لانے چاہیین
اور جس طرح ایکٹ مذکور مین اُن مقدمون کے اجرا
کا طور لکھا ہی جنکا فیصلہ اوّل پیشی مین ہو سکتا ہی
اُسی طرح اِن مقدمون کا بھی اجرا ہونا چاہیے

دفعہ ۵ اس ایکٹ کے موافق جو حکم نافذ ہو اُسکا مرافعہ ناجائز ہی (مرافعہ نہین ہو سکتا)

دفعہ ۶ جب میجسٹریٹ مقدمہ فیصلہ کرے تو اگر اُسکی راے
مین کچھہ رُوپیہ دلانا مناسب ہو تو وہ اِس رُوپیہ کے
ادا کرنیکا حکم جاری کرے اور اِس صورت مین اگر
وہ شخص جسکے نام پر رُوپیہ دینے کا حکم صادر ہوا ہی
فوراً یا اُس میعاد مین جو میجسٹریٹ نے مقرر کی ہی رُوپیہ

نہ ادا کرے تو مجسٹریٹ ایک حکمنامہ اِس مضمون کا جاری کردے کہ وہ روپیہ مدیون کی جایداد منقول قرق اور نیلام ہوکر دلایا جاے

جایداد معروقہ کی نسبت جو عذر داری ہو اُسکا فیصلہ کسطرح ہوگا

دفعہ ۷ اگر قُرقی کی ہوئی جایداد کی نسبت یہہ عذر داری پیش ہو *کہ وہ مدیُون کی ملکیت نہین ہی یا قُرقی اور نیلام کے لائق نہین ہی تو اِس عذر داری کی تجویز اُسی طور سے ہوگی جو ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع مین اُن عذر داریون کے فیصلے کے لیے مندرج ہی جو اجراے ڈگری مین پیش ہوتی ہین

کام سے کنارہ کشی یا انکار کرنے کی سزا

دفعہ ۸ اگر کسی شخص نے اپنی رضامندی سے یہہ اقرار کیا ہو کہ مین آہنی سڑک یا نہر وغیرہ سرکاری کام جسکی منظوری اِس ایکٹ کے دفعہ ا کے موافق گورمنٹ سے ہوئی ہو ایک میعاد مقرر تک انجام دونگا یا اِس قسم کے سرکاری کام کا کوئی خاص حصہ تیّار کرونگا اور پھر جان بوجھکر بغیر معقول عذر کے اُس کام کو

* قُرقی ترکی لغت ہی اور عربی کے قاعدے سے اِسکا مفعول مقروق بنا یا گیا ہی مگر یہہ بیقاعدہ اور اصطلاحی لفظ مدت سے مروج اور لوگون کی زبان پر جاری ہی علاوہ برین مختصر اور عام فہم بھی ہی اِسواسطے اِس کتاب مین بھی لکھا گیا ۱۲

پورا نکرے یا اُسکے پورا کرنے سے انکار کرے تو وہ میجسٹریٹ
کی تجویز کے موافق بیس روپی تک جرمانے کا مستحق ہوگا
اگر ایسے مقدمے مین مدعی یا اُسکا مختار یہہ دعوی کرے
کہ مدعی علیہ پر جرمانہ نہو بلکہ اُس سے وہ کام بنوایا جائے
تو میجسٹریٹ کو اجازت ہی کہ جرمانے کے عوض مدعی علیہ
کے نام حکم جاری کرے کہ اقرار یا ٹھیکے کی شرطون
کے موافق اُس کام کو پورا بنادے اور اگر وہ اس حکم
کی تعمیل نکرے اور یہہ امر ثابت بھی ہو جائے تو میجسٹریٹ
کو اختیار ہی کہ اُسکو دو مہینے کی میعاد تک بامشقت
یا بلامشقت قید کرے

دفعہ ۹ اس ایکٹ پر اُنہین ضلعون اور مقامون مین عمل درآمد (اس ایکٹ پر کہان کہان عمل درآمد ہوگا)
ہوگا جہان گورنر جنرل صاحب بہادر بہ جلوس کونسل
یا کسی احاطے یا مقام کی کارکن گورنمنٹ اس ایکٹ پر
عمل کرنیکا حکم جاری کرے

دستخط ایم وایلی کلارک لیجس لیٹو کونسل

اِشتہار

پبلک ورک ڈپارٹمنٹ۔ فورٹ ولیم۔ ۲۷ جولائی ۱۸۶۰ء نمبر ۱۶۴

دفعہ ۱ عمدۃ الملک وائسراے وگورنر جنرل صاحب بہادر نے کونسل کے جلسے مین ہندوستان کی تمام گورنمنٹ اعلی اور ادنی کی کیفیتین جو اسباب مین لکھی گئی تھین کہ شاہی سڑکون پر اُنکی مرمت کے خرچ کے واسطے محصول لینے کا ایک سررشتہ مقرر ہو ملاحظہ کین اور حکم دیا کہ گورنمنٹ ہند کی تجویز جو اس امر مین قرار پائی ہی اطلاع عام کے لیے مشتہر کیجاے

دفعہ ۲ ہرچند اس امر پر سب کا اتفاق ہی کہ سڑکون کے درست رکھنے کے لیے محصول لینا انصاف کے خلاف نہین مگر پھر بھی جب صاف میدان کی سڑکون پر محصول لیا جاتا ہی تو مسافرون کو تکلیف ہوتی اور تجارت مین کچھ نہ کچھ کمی ہوتی ہی علاوہ اِسکے اکثر دیکھا گیا ہی کہ جسقدر روپیہ سڑکون کے محصول سے حاصل ہوسکتا ہی اُسی قدر عام محصول سے بھی وصول ہو سکتا ہی حالانکہ اِس صورت مین عوام کو دقت کم ہوتی ہی اور خرچ بھی کم پڑتا ہی

اِسواسطے یہہ صلاح ہُوئی ہی کہ جو شاہی سڑک اُن مقامون مین جاری ہی جہان زیادہ تجارت ہوتی ہی اُسکی درستی محصول پر موقوف نرہے بلکہ اُسکی مرمّت خزانۂ عامرہ سے ہوا کرے

دفعہ ۳ ہان جب ایسی سڑک کی تیّاری یا درستی منظور ہو جو صرف اُنہین جگہون کے واسطے فائدہ مند ہی جہان وہ سڑک جاری ہی یا ایسے مقامون مین واقع ہی جہان بڑی بڑی مُشکلین مثل اگر دُور کی گئی ہین مثلاً کوہ ہمالا اور مغربی گھاٹ اور اَور پہاڑی مُلکون مین تو ان صُورتون مین ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۱ء کے موافق محصول لینا چاہئے

دفعہ ۴ علاوہ اِسکے ایسے مقامون پر بھی محصول لیا جائے جہان کسی عارضی کام مین سالانہ خرچ بہت ہوا کرتا ہی مثلاً کشتیون کے پُلون پر جو کبھی کبھی ازسرِنو بنتے ہین اور شاہی سڑکون کی گُزرگاہون پر

دفعہ ۵ اکثر ایسے مقامون پر مسافر خوشی سے محصول دیدیتے ہین اور اُنکو تکلیف نہین ہوتی

دفعہ ۶ لیکن جہان صاف میدان مین شاہی سڑک جاری ہو یا ایسی سڑک پر کوئی تعمیر کیا ہُوا پُل واقع ہو تو وہان محصول لینا مناسب نہین ہی

تاکہ عوام کو ایسی چیزون کا پورا فائدہ حاصل ہو

دفعہ ۷ جو محصول اب اس تجویز سے ناجائز ہوگیا ہی ۳۰ ستمبر ۱۸۶۱ء سے نہ لیا جائے

اشتہار نمبر ۲۰۴ مورخہ ۳۰ مئی ۱۸۶۳ء جو ہندوستان کے گورنمنٹ نے فارن ڈپارٹمنٹ (پولیٹیکل) سے مقام شملہ پر جاری کیا تھا عوام کی اطلاع کے لیے اب دوبارہ مشتہر کیا جاتا ہی

آج جناب نواب معلی القاب وائسرائے وگورنر جنرل صاحب بہادر نے ان سردارون کی ملاقات کے لیے دربار فرمایا جنکے علاقے ستلج اور جمنا کے درمیان پہاڑ پر واقع ہین

جسوقت یہہ سردار اپنے قریب رشتہ دارون اور بڑے بڑے اہلکارون کے ساتھہ دربار مین جمع ہوئے اور شملے کے ملکی اور جنگی افسر بھی وہان آگئے اسوقت گورنر جنرل صاحب

بہادر کمانڈر انچیف صاحب بہادر کے ہمراہ دربار مین تشریف لائے اور کرسی پر رونق افروز ہوئے

سب سردار اور ہندوستانی رئیس علیحدہ علیحدہ گورنر جنرل صاحب بہادر کے حضور مین پیش کیے گئے اور معمولی نذرین گزرانے اور قبول ہونے کے بعد جیسے جیسے خلعت مناسب تھے عنایت ہوئے

پھر جناب گورنر جنرل صاحب بہادر نے سردارون کی طرف مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ اسطرف کے پہاڑی ریاستون کے سردار ہمیشہ سرکار انگریزی کی خاص عنایت اور حمایت مین رہے ہین

اس بات کی بڑی دلیل یہہ ہی کہ جسوقت ۱۸۱۵ء کی لڑائی تمام ہوئی اُسوقت سرکار انگریزی نے آپکے بزرگون کی ریاستین پھر واپس کردین

اب ہم اِس امر کا وعدہ کرتے ہین کہ جب تک آپ اپنی نیک چلنی اور خیرخواہی سے ایسی عنایت اور حمایت کے لائق رہینگے تب تک سرکار کی مہربانی آپ کے حال پر بدستور رہیگی

سرکار انگریزی کو آپکی بہتری کا بہت خیال ہی اور اس بات کی ہم ایک مثال بھی بیان کرتے ہین

کئی برس گزرے کہ جبل کا رانا جو اُسوقت گدی پر تھا بے لیاقتی کے سبب سے اپنی ریاست کا بندوبست نہ کرسکا اِسواسطے سرکار انگریزی سے عرض کی گئی کہ وہ خود اِس ریاست کا اِنتظام کرے

سرکار نے اِس کام کی ذمہ داری تو اِختیار کی مگر کچھ خوشی سے نہین کیونکہ سرکار یہہ نہین چاہتی کہ ہندوستانی ریاستون کا آپ اِنتظام کرے بلکہ اُسکو یہہ منظور ہی کہ اُن ریاستون کے حاکم اپنے اپنے علاقون کا بندوبست آپ ہی اچھی طرح کرلیا کرین

پھر بھی سب لئیق سرکاری افسرون نے جنکو جبل کی ریاست کا اِنتظام سپرد ہُوا تھا اپنا کام اِس خوبی سے انجام دیا کہ تھوڑے عرصے مین وہان کی آمدنی اور خرچ کا بندوبست اچھے طور پر ہوگیا اور آمدنی مین سے بہت سا روپیہ

فاضل بچکر خزانے مین جمع ہُوا اور یہہ بات کُچھہ زور و ظلم سے نہین ہُوئی بلکہ کفایت شعاری اور دُور اندیشی سے ظہور مین آئی پہلے ایک دفعہ یہہ تجویز ہُوئی تھی کہ سرکار انگریزی اِس بچت کو اپنی راے کے موافق ایسے کامون مین صرف کرے جنسے جبل کی ریاست اور وہان کے باشندون کو فائدہ پہنچے لیکن اب یہہ بات قرار پائی ہی کہ یہہ بچت رانا صاحب ہی کو دیدی جاے اور وہ خود ہی مناسب طور پر اُسکے خرچ کرنے کے ذمہ دار رہین

سو آج یہہ بچت اِس اُمید سے ہم رانا صاحب کے حوالے کرتے ہین کہ وہ خود ہی اِسکو مناسب کامون مین خرچ کرینگے

ہمکو اُمید ہی کہ سب سردار اور رئیس جو آج یہان جمع ہین اِس مثال سے سمجھہ لینگے کہ اُنکی بہتری کے واسطے نہایت عُمدہ تدبیر یہہ ہی کہ وہ اپنی رعیّت اور نوکرون کے ساتھہ مہربانی سے پیش آئین اور فضول خرچی نکرین اور اپنے دل

مین خوب خیال کرلین کہ سرکار انگریزی اُنکی حقیقی دوست ہی اور
جب اُن پر کوئی مُشکل آپڑے تو سرکار کو اُنکی مدد کرنے سے
انکار نہین ہی لیکن سرکار کی یہہ بڑی آرزو ہی کہ سب سردار اور
رئیس وہ علم سیکھین جسکے ذریعے سے وہ خود اپنی مدد کرسکین
اب صرف یہہ کہنا باقی ہی کہ سرکار آپ سب صاحبون
کی بہتری چاہتی ہی اِس صورت مین اگر آپ اپنی اولاد کو اچھے
اچھے علم سکھائین تو سرکار کو اپنے مطلب کے حاصل کرنے مین بہت مدد ملے
معمولی رسمین جو دربار کے آخر مین ہوا کرتی ہین پوری
ہونیکے بعد گورنر جنرل صاحب بہادر کرسی پر سے اُٹھہ کھڑے
ہوئے اور دربار برخاست ہوا

شملے پر کوئی توپخانہ نہین ہی اِس سبب سے
پادشاہی سلامی جو گورنر جنرل صاحب بہادر کے لیے ہوا کرتی ہی
نہوئی اور سرمور اور بلاس پور کے راجاؤن کے واسطے
بھی توپین نہ چھٹین فقط

کتاب مقرعۃ العملہ تمام ہوئی
۶۶